

مجمع اختلاف ذکر کیا اور باقی نگہ جو کلام کہ مقتضی ہے اور مختار و شعا  
 اسکو بیان کیا اور سرے کو جمعہ و دیا تاکہ خاطر ہو ام بہت  
 اور مذاقات سے پریشان نہ ہو \* جس کتاب جو نیسے ہر سال کہنا گیا ہوا  
 وہ ہر ہاں \* ہدایہ \* شرح وقایہ \* فنادی عالم گیری \* فنادی  
 قاصی خان \* محروائق \* در مختار \* فتح القدير \* غنیمۃ المسلمین  
 شرح منیۃ المصلی \* خزائن الروایات \* خزائن المفیدین \*  
 جامع رموز \* ترجمہ مشکات شریف شیخ عبدالحق دیوبندی کا \*  
 اس رسالے کی بارہ فصلیں مقرر کیں \* پہلی فصل جاں کنڈن  
 کے بیان میں \* دوسری فصل میت کے غسل میں \* تیسری  
 فصل کسانے میں \* چوتھی فصل جنازے کی نماز میں \* پانچویں  
 فصل آنکے بیان میں کہ جنکو غسل دیا اور آنکے جنازے کی نماز  
 پر ضیاء و دست ہی یا نہیں \* چھٹی فصل جنازے کی امامت  
 میں \* ساتویں فصل جنازہ اٹھانے اور اُسکے ساتھ چلنے میں \*  
 آٹھویں فصل دفن اور قبر کے بیان میں \* نویں فصل شہداء  
 کے احکام میں دسویں فصل میاں مل متفرق میں \* کیا دہویں  
 فصل تعزیت میں \* بارہویں فصل اہل موییت کے لیے

طعام پہنچنے اور دھیت کے لئے ہمدردی ہے \* پھر موافق  
 سوال اس طالب مذکور کے اس حالے کا نام جھینزیکین  
 مصائب کی رکھا گیا \* اور حسن اتفاق سے مارچ بھری بھی  
 اس کی ہی ہوئی \* پہلی فصل جاں کنہ کے بیان میں \* اگر کسی  
 مسلمان کو جاں کنہ شروع ہو آنا موت کے آسپہر ظاہر ہوں  
 چنانچہ سیر ہا ہو چانا گ کا اور سست ہو جانا یا تو لکا کہ پھان  
 نکلیں یا مٹی لکے اور چیزیں کہ وقت جان کنہ کے ظاہر  
 ہوتی ہیں بس یہ آنا جب معلوم کیے جاویں تو مستحب ہی  
 حاضر و ناگو کہ منہر اسکا قبلے کی طرف پھیر دیں \* اور سنت ہی  
 کہ سد ہی کر دے پر لٹا دیں جس طور سے کہ مذکور میں  
 سونا سنت ہی \* اگر چت لٹا دیں اور ہا نو اس کے  
 قبلے کی طرف کر دیں اور ہر کے نیچے ایک باگ تکیہ رکھ کر  
 زرا اوپر اٹھا دیں تاکہ منہر اسکا قبلے کی طرف ہو جاوے تو یہ  
 بھی جائز ہی \* اگر اسطور کے لٹانے میں مرنے والے پر کچھ  
 تکلیف زیادہ ہوئے تو اسکو اسی دفع پر چھوڑ دیں جس وضع پر  
 کہ وہ پر آہو \* واجب ہی اس کے اقربا پر اگر اقربا نہ ہوں تو

اِن مہیلاؤں پر جو حاضر تھیں تھیں کہنا شہادتیں کا قتل وقت  
 نذر کر کے۔ تھے پہلے اس سے کہ دم اُس کے بچے میں آکر آگیا کہ بہر  
 حادث بنے سمجھنے کی تھیں رہتی تھیں \* یعنی حکام نے کہا ہی  
 ملحقین کو خاموش رہی \* اگر حکام کے نزدیک شہادتیں کی ملحقین  
 سے یہ مراد ہی اشد ادا لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد ا  
 بہد و ذر مولہ \* اور بعد کے نزدیک بہر مراد ہی \* لا الہ  
 الا اللہ محمد رسول اللہ \* لیکن یہ اس طور سے ملحقین کو  
 اگر تا اب پر ہر ہر کے اسکا و شہادتیں کہ وہ سننے اور سمجھنے  
 یا سمجھنا کہیں کہ تو بھی کہہ اس واسطے کہ یہ وقت اس پر کہہ  
 نہ کہتے گا ہی مبادا کہ انکا کہنا اسکا و شہادتیں ہو یا وہ  
 بسبب کہاں نہ کہتے کہ انکا کہہ نہ کہتے تو بہر اس کے حق میں  
 بہر یہاں یہاں چاہیے اُن حاضر و ناگو بہر ملحقین کہنے کہ ہیں  
 کہ مرنے والا ایک بار شہادتیں صراحتہ با اشارہ کہ لیے بہر اس کو  
 ملحقین کہنا موقوف کر دیں \* اگر بعد اس کے کوئی بات دنیا کی  
 اس کے منہ سے نکلتے تو بہر اس کی تھیں ملحقین کہہ ہٹی ہٹی  
 القیاس میں یہاں کہ کہ اسکا کہنا کہ لا الہ الا اللہ \*

ہو جاوے \* اگر کسی مسلمان سے کفر کا کلمہ بیان کندی جن  
 ظاہر ہو عباد ایاہ لو اس کے واسطے دعا مغفرت کی خدا سے  
 مانگیں اور اس کی تحسین نکھیں مسلمان نوکری سی کریں کہ اہو وقت  
 کے کفر اسلام کا اعبار نہیں \* مرے والے کے پاس سورہ  
 یاسین اور سورہ مد پر ہوا مسح ہی \* جب کے وہ مرے  
 نو اس کی آنکھیں بند کرنا مسح ہی \* اور ایک پانی کپڑے  
 کی اس کی تھپی کے نیچے سے ڈال کر اوپر سر کے باہر دیں تاکہ  
 منہ اس کا بھلا کر جائے اور دیکھی وغیرہ اس میں چائے \* اس کی  
 آنکھیں بند کرنے والا بد کرتے ہوئے پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ  
 رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم \* اللّٰہُمَّ  
 یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَ سَهِّلْ عَلَیْہِ مَا یَعْبُدُہٗ وَ اَسْعِلْہٗ بِاَفْغَاثِہٖ وَ اَجْعَلْ  
 رَاحَۃَ خُرُجِہٖ اِلَیْہِ خَیْرًا مَّا خُرُجَ عَنْہُ \* بعد اس کے میت کے ہاتھ  
 پاؤں بھیلادیں کہ سیکر نکالیں \* اور ایک دلواریا کچھ قدرے نو  
 اس کے ہاتھ ہر رکھ دیں کہ بھٹول نکالے \* اور حاضر کجاویں نزدیک  
 اس کے خواشیاں میں مثل عطر اور گلاب وغیرہ کے \* جب تک  
 کہ میت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑھنا اس کے پاس کر وہ ہی

\* یعنی فلاں کے مرد ایک جائز نہیں ہی۔ بیستھما میت کے پاس  
 جیس اور نہ اس والی عورتوں کا اور اُس کسی کا کہ جنابت  
 میں ہو \* اور یعنی فلاں کے مرد ایک اسہیں کچھ مسابقت نہیں \*  
 میت کے اقربا اور ہمسائے اور اہل محلے کا خبر کرنا اُسکے  
 موت سے مستحب ہی \* میت کو چادر پائی یا تخت پر رکھیں  
 اور میں پر دال دیں چنانچہ رسم ہنود کی ہی طہیجے کہ انرا زمین  
 کا اُسکے بدن کو کچھ تغیر نہ کر دے \* اور زمین پر دال بنے  
 میں ہینک اور انت بھی مردے کی ہی حال آکھ تعلیم اور  
 نکریم اُسکی حدیث شریف میں آئی ہی \* شنائی کرنا میت  
 کی تجسیر مکہ میں میں مستحب ہی \* دوسری فعل میت کے  
 فعل میں \* میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہی \* فرض کفایہ  
 اُسکو کہتے ہیں کہ جو بھی لوگ ادا کر لیں تو سب چھوٹ  
 جائیں اور جو کوئی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوئیں \* جب  
 میت کو غسل دینے کے لیے تخت پر ڈالیں تو مستحب ہی کہ  
 تین بار یا پانچ بار یا ساتھ بار پہلے اُس تخت کو صندل اور اگر  
 سے یا جو انہیں سے میسر ہو ڈھونڈ دے لیں تب میت کو اُس پر

وَالْبَن \* اؤر گرد اُسکے بھی وہی ذہنی رکھیں اؤر پانوں  
 اُسکے نیلے کی طرف کر کے اصطو سے کہ منہر بھی قبلے کی طرف  
 ہو جائے لیہا لبا لبا دیں \* اگر جاہر میسر نہ ہو مکان ننگ ہو تو  
 جس وضع سے کہ ہو سکے اسکو غجل دیں \* غجل ہلکے  
 وقت میت کے بدن پر جو لباس ہو نکال دالیں گر بے شری  
 انکر میں \* بلکہ ایک پاک کپڑا اُسکے سر عورت پر دال  
 دیں \* حضرت پاک جناب ذی حالت مآب صلی اللہ علیہ و  
 علی آلہ و اصحابہ وسلم کو جو خرقہ سمیٹتے غسل دیا تھا تو یہ  
 آسمانی جناب پاک کے حواس سے بچھا غریب لیتے اسپر لباس  
 بچا ہے کہ یہ مخالفت افعال اور اقوال حضرت کے ہی \* غسل  
 کا پانی فطمی عراقی یا بیرجی کے پائے یا صابون یا صحنی دال کر گرم  
 کریں \* اگر کوئی چیز بائیں سے میسر نہ ہو سکے تو فقط گرم پانی ہی  
 کافی ہے \* غصیل دینے والا پہلے اُسکے استنجے کی جگہ سے  
 کاو بخ یا پھر بنے خاست دور کرے \* پھر کپڑے کی تھیلی یا تنہ  
 چھو نہیں کر اسبجا منبت کا کر دے \* پھر آتش تھیلی کو دور کرے  
 پھر ہاتھ دھو کر اپنی انگلی پر کپڑا لٹکتے کر دانت ہونٹ

نہ میت کے بال دہے اور دھوؤں شتھوں میں پھر دے تہی  
 کافی ہی \* سندھ اور ناک میں میت کے پانی نہ ایلے کر خوف  
 اندر پنے جانے کا ہی کیوں کہ میت زندے کی طرح سب منہ  
 ناک میں سے پانی نہیں نکال سکتا \* پھر سب باقی وضو پورا  
 کر دے \* وضو سے پہلے پنجوں تک ہاتھ میت کے مذھوئے  
 کہ ہر سہنت زندے کے واسطے ہی \* میت کے لئے ہاتھ  
 دھونا غسل دینے والے کا کافی ہی \* پھر دے اور ہی اور ہر  
 کے بال اگر ہوں تو حطی عرقی سے دھوئے \* اگر ہر ہر  
 نہ تو صابون وغیرہ سے دھوئے \* بعد اسکے میت کو بائیں  
 کر دست برداں کر دہی طرف نہیں مرنے پانی سر سے پاؤ  
 تک ڈالے کہ بائیں طرف جو تخت ہے لگی ہوئی ہی داں  
 تک پہنچ جائے \* بھٹ پانا غسل ہو \* پانی ڈالنے میں ہر سے  
 شروع کرے \* سب بدن میت کا ہاتھ سے لے کر ستر کی جگہ  
 تھلی ہاتھ میں ہیں کہ پا کھرا لیت کر \* خالی ہاتھ سے ہر  
 کی جگہ ملے کہ ہاتھ لگانا اور دیکھنا ستر کی جگہ کا ہر دے کی روانہ  
 یہی جب سے کہ زندے کی \* پھر میت کو دہی کر دست برداں کرے

بائیں طرف سر سے باؤ نکالتے ہیں مرتبہ پانی بہا دے اور اُسے  
 خود سے بدن اُسکا لے کہ سابق معلوم ہوا ہے \* یہ دوسرا  
 فصل ہو ا \* ۱ بن دونوں مرتبہ چاہے وہ پانی ہوئے کہ بیری  
 سے پائے وغیرہ داکر خوش کیا گیا ہو \* پھر ۱ سوخت مہبت کی  
 دہشت کو غسل دینے والا اپنے گھٹنوں یا آنکھوں یا حینے سے غرض  
 جس طرح سے کہ ہو سکے تکیہ لگا کر اُس کو بیٹھائے \* اور پیت  
 اُسکا آہستہ آہستہ پیچھے کو لے \* اگر اُس کی پیت سے کچھ نکلے  
 تو اُسے کو دھو ڈالے اور وہ غسل کا کرے \* پھر مہبت  
 کو بائیں کر دت پر لٹا کے دہنی طرف سر سے باؤ نکالتے ہیں مرتبہ  
 پانی بہائے \* اس مرتبہ کے پانی میں چاہے کہ تھوڑا سا فقط کاغذ  
 ملاوڑ \* اور بیری کے پائے وغیرہ ۱ جس میں نہوں \* اور خوش  
 بھی کیا گیا ہو \* یہ تیسرا غسل ہوا \* ۱ سن بیان سے بعد  
 بھی معلوم ہوا کہ ہر غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہے  
 اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ ہو جائے تو بھی غسل جائز  
 ہو جائیگا جس سے کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہی \* پھر اُس کے تمام  
 بدن کو کپڑے سے بونچھو ڈالنے \* اگر بغلہ ۱ سنگے بھی کچھ اٹکے



بدن سے خارج ہوئے تو اسکو بھی دھو دالے اباد غسل کا کرے  
 اگر سر کے بال اورداد ہی ہو تو انہر جو طو لگائیں \* جو ط  
 اس خشبو کو کہتے ہیں کہ چند خوشبوئیاں مثل حطر و گلاب  
 اور مندرل وغیرہ کے ایک جگہ جمع کرتے ہیں اور یہ مشہور  
 ہی \* زعفران اور دوس داخل کرنا جو باہیں مرد کے واسطے  
 مکر وہ ہی \* اور عورت کے لیے جائز ہی \* مشک و الٹا جو ط  
 میں جائز ہی \* دوس نام ہی ایک قسم گھمانسن کا کہ مر  
 و سین میں پیدا ہوتی ہی \* اور بعض محققین نے لکھا ہی  
 کہ دوس تن کو کہتے ہیں کہ ہندوستان میں مشہور و رخت ہی  
 \* میت کی و دوہ سیسوں اور تاون پر اور ماتھے اور ناک  
 پر اور دونوں کھنٹوں پر کہ یہ اعصاب سجدے کے ہیں کا فور  
 لگائیں \* اور جو ط اسکے کفن پر بھی لگائیں \* اگر مردے کے  
 موضع ناک کا ٹوں میں روئی رکھ دیں تو مضائقہ نہیں \* روئی  
 و کھنا میت کی جائز و اور پشاج کی باہر میں مکر وہ ہی  
 خنہ کرنا میت کا اور و بجال اور ناخن کا تانے اسکے جائز نہیں  
 ہی \* لیکن جو ناخن کہ قوت گیا ہو تو اسکا کاشا و دست

ہی \* اگر خاوند جو رد کو غسل دے تو جائز نہیں ہی \* اور جو  
 جو رد خاوند کو غسل دے تو درست ہی بشرطیکہ اُس کو  
 کوئی طلاق نہ دی ہو \* یا طلاق رجعی دی ہو \* علیکم وہ غسل  
 دینے کے وقت عدت میں ہی \* اگر عدت اُسکی قبل غسل  
 دینے کے تمام ہو چکی \* یا وہ مطلقہ تھی طلاق بائن کر کے \*  
 یا خاوند کے مرنے کے بعد پہلے غسل دینے سے مراد ہو کر  
 مسلمان ہو گئی \* یا انتہہ لگا یا خاوند کے باپ یا بیسے کو بدی  
 سے \* یا بوسہ لیا اُنکا شہوت سے \* تو ان سب صورتوں  
 میں عودت کو غسل دینا خاوند کا درست نہیں ہی \* مگر یہ  
 ہی کہ غسل میت کلا وہ کوئی دے کہ جسکے ساتھ میت کی  
 قرابت زیادہ ہو \* اگر میت کے اقربا میں کوئی غسل دے  
 احکام بخاتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ مقتدی پر ہیز گار  
 ہیں ہو اور احکام غسل کے بھٹی جاتا ہو \* ہلانے والا مردت  
 کے بدن پر اتفاقاً جو کچھ مکر وہ اور بری چیز دیکھے تو اُسکو  
 اظہار نکرتے بلکہ بشرطیکہ قبل موت کے وہ بجز اُسہیں ہو \*  
 اور اگر مرنے کے وقت یا بعد موت کے وہ پیدا ہوئی ہو

جیسے کہ گاؤں مندر ہو جانا یا منڈی لاسکے اور کچھ میناؤں یا منہ اور  
 وہ دے بہت بستی فقور میں مشہور رہیں ہو تو لاسکے اظہار میں  
 کچھ بلک نہیں ہئی \* تاکہ اور آدمیوں کو اس سے عبرت ہوئے  
 \* اگر راجہ کے چہرے پر نور یا مسکراہٹ آنا اس کے لیے سب سے  
 و بھونچنا یا منڈی لاسکے اور بیکسوں سے نور یا نور کا اظہار کرنا منہ میں  
 \* تاکہ اور آدمیوں کو ایک غلے پر غصہ ہوئے \* اگر بہت  
 ہارنی کا ڈانچا ہو یا لے اور دینے لے گا یا کرا کر گارہ ہو تو آہٹا غصاں  
 مہساواں پر دے دے \* پس اگر غصاں کی بہت سے ہوں  
 خوابے و بیکس پانی سے دکان لے لیا جائے تو لاسکے غصاں کے لیے  
 کتابت کرنا ہی \* کہ کیاں کرے یا کہ مراد حق ہوئے ہوں \*  
 یہی حق شہوت کو پہنچے ہوئے ہو جائے ہی کہ غصاں یا بیکس خواہ  
 مردین خواہ عورتیں \* خسی شکل سے دے کوئی کہ جس میں  
 مرد عورت کے پہنچانے کی لہجہ بیان جمع ہوں اور غلبہ کسی  
 جانب کا ہوا ہو نہ ہو یا کہ مراد حق ہو چکا ہو تو یہی کہ لیا جائے  
 \* اور بیکس یا بیکس میں حکم چھوئے کہ کوئی کہے ہی \*  
 عورت مر جائے مردوں میں اور دیاں کوئی عورت دے

ہلائے والی آنکھیں نکلے \* پار و دریائے حور و نون میں اواز  
 وہاں کوئی مرد و بد سرا نہلائے والا اسکا نکلے تو جو اسکا محرم  
 ہو وہ اپنے ہاتھ سے اسکا تنہم کر دے \* اگر محرم کوئی ہو  
 تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تنہم کر دے \* ہزار گنا  
 جہان کی پرہیز \* میت کے غسل میں بہت شرط ہی لیکن  
 واسطے ساقط ہوئے فرضیت غسل کے مسلمانوں سے واسطے  
 بہت کی طہارت کے \* چنانچہ اگر گناہ جہان کی غریق ہو  
 پر ہمہ بدن ادا و غسل کے تو جائز ہیں \* دوسری فصل  
 میت کے کفن میں \* کفن دینا میت کو فرض کفار پر ہی \*  
 کفن بہت پر دو رنگے لیے تین کپڑے ہیں ازاں لقاہ قمیص \*  
 کفن کفایت دو کپڑے ہیں ازاں لقاہ \* کفن ضرورت کم  
 اس سے لیکن اس قدر ہو کہ سب بدن میت کا اُس میں چھجائے  
 \* ازاں اور لقاہ نام ہی اُن دو نو چادر و نکا کہ اُن دونوں  
 کو کفن کے وقت نیچے اوپر دیا کر قمیص اُس پر چھجائے  
 \* جس چادر کو اول چھجائے وہاں اسکو لقاہ کہتے  
 ہیں \* اُس چادر پر جو دوسری چادر چھجائے وہیں اسکو ازاں

کہتے ہیں \* ہر ایک چاروں طرف لٹنی جائے کہ مرادہ نام غر  
 بانو سے اس میں چھپ جائے اور جوڑی ہر ایک کے اس قدر  
 ہوئے کہ ہر دے کو نو اسپر لگا دیں تو دونوں کنارے اس کے وہی نامیں  
 طرفوں کے آپس میں نیچے آویزاں ہوں \* قسمیں کہنی کہتے ہیں  
 کہ اٹھیں کلیاں اور آستینیں وغیرہ نہیں پہنتی ہوں \* کہن  
 سجدت عورت کے لیے پانچ کپڑے ہیں \* دروغ \* خمار \*  
 لغاد \* ازار \* خرقہ \* اور کہن کھاپت میں کپڑے ہیں \*  
 لغاد \* ازار \* خمار \* کہن اس سے مراد وہی \* اور کہن  
 ضرورت کہن اس سے لیکن اس قدر ہو کہ سب بدن بہت  
 کا اٹھیں چھپ جائے \* دروغ اور قسمیں میں اس قدر فرق  
 ہے کہ قسمیں اس کو کہتے ہیں کہ جس کو مرد کہتے ہیں \* اور  
 دروغ ایسے کہتے ہیں کہ جس کو عورتیں کہتے ہیں \* دروغ کے  
 ہینے کے اذیر چاک کرنے میں قسمیں کے موٹے تھوڑے کے اور  
 پھر کہانے کے وقت بھی دروغ اور قسمیں میں ایسے ہی ہوں  
 کہنا چاہئے \* دروغ اور قسمیں جو مذکور کیے وقت نام نہاں  
 لیا ہو گا بعینہ ہی نام رکھا گیا بعد موت کے بھی اگرچہ

وضع انکی مخالفت ہی زندگی کے وقت سے \* خمار اور دھنی  
 کو کہتے ہیں \* خرقة سببہ بند کو کہتے ہیں \* قمیص اور درج  
 کا طول کا مذہون سے تختوں تک چاہیے \* اور عرض اسقدر  
 ہو کہ مردہ اُٹھیں چھپ جائے \* درازی خرقة کی بن بناتھ ہی  
 \* عرض اُسکا بٹلوں سے گھٹنوں کے نیچے تک اسقدر کہ گھٹنے  
 اُٹھیں چھپ جائیں \* طول خمار کا دو ہاتھ ہی \* عرض  
 اُسکا ایک بالشت ہی \* بغضوں نے لکھا ہی کہ ایک بالشت  
 میں سر و دست کا نہیں چھپ سکتا ہی اگر دو بالشت اُسکا  
 عرض کریں تو بہتر ہی چنانچہ مفتاح الصلوٰۃ میں مذکور ہے \*  
 مرد کے کندھ کے کایہ طول ہی کہ اول لفافہ کسی پاک چڑیہ  
 چھائیں مثلاً بوب یا چار پائی یا تحت پھر دھونی مندل اوڑھ  
 اگر کی اُسکو دیکے خشبو اُسپر چھڑکیں \* پھر لفافہ پر ازاد  
 چھائیں \* پھر اُسپر بھی دھونی دیکے خشبو چھڑکیں \* بعد  
 اُسکے آدھی کفنی ازاد پر چھادیں اور آدھی مہیت کے سر کی  
 طرف راہ دیں \* پھر اُسکو بھی دھونی دیکے خشبو چھڑکیں  
 \* یہ منام ہو چکا ہی کہ دھونی مندل اوڑھ کر کی جائے \*

پھر مرد کو پاک کبرے سے پونچھ دے ایں \* پھر وضو کر  
 اوردادہی پر اؤد کا نور سجہ یکے ساتوں اعضا پر لگا کر غسل  
 کی جگہ سے مواضع سر کے چھپائے ہوئے کنٹی پر لاکے  
 رکھیں پھر کنٹی سرے چاک میں سر اُسکا دال کے کنٹی پہنا  
 دیں \* اوردادہی کنٹی کہ سر کی جانب میں بھی ہوئی  
 تھی اُسکو مردے پر پھیلا دیں \* پھر پہلے ازاؤ کو بائیں طرف  
 سے اُسپر لپٹیں \* پھر دہنی طرف سے لپٹیں تاکہ وہنا  
 کنارہ بائیں کنارے کے اوپر آجائے \* پھر اُسہی طور  
 سے لٹاؤ اُسپر لپٹیں \* پھر کنن کی دونو طرفیں سر اوردادوں  
 کی جانب کی بایدہ دیں تاکہ آدے کھانے کا خوف نہ رہے \*  
 محیط میں کھا ہی کہ کنٹی کو بعد پہنانے کے نہیں \* لیکن سب  
 پاسے والے کھا ہی کہ امام حوالائی نے فرمایا ہی کہ صحیح  
 یہی بات ہی کہ کنٹی کو بعد پہنانے کے سپردیں \* عورت  
 کے کندھانے کا یہ طور ہی کہ اول خر قد یعنی سیدہ بند ایک  
 پاک چیز چنانچہ معام ہو اچھا نہیں \* پھر اُسپر لٹاؤ  
 بھانے پر ازاؤ ازاؤ دہر دہر یعنی کنٹی \* پھر ہر ایک کو

دھوئی دے لیں \* اور خوشبو اسپر چھڑک لیں \*  
 جسطور سے کہ مرد کے کنسائے میں معلوم ہوا ہی \* بعد  
 اُسکے عورت کا بدن پونچھ پانچھ حنوط اُسکے سر پر اور  
 کافور اسپر یکے ساتوں اعضا پر لگا کر بدن اُسکا چھپائے  
 اہو سے غسل کی جگہ سے لاکے کفن پر لٹا دیں۔ بعد اُسکے کفن  
 پہنا دیں \* پھر سر کے بال اُسکی دو حصی کر کے سپرے پر کفن  
 کے اوپر رکھیں \* اور خمار بنے اور آہنی اُسکے سر پر کھلی  
 ہوئی آٹھا کر دونوں حصے اُسکے بالوں کے آٹھنی کی دونوں  
 طرفوں میں چھپا دیں \* پھر خمار کے اوپر ازار اور ازار  
 پر لفافہ لپسائیں جسطور سے کہ مرد کے کفن میں بیان ہوا \* بعد  
 اُسکے خرقہ سپر کے اوپر بنگالوں سے لگا کے گھٹنوں کے نیچے  
 تک لپٹیں اُسوضع سے جو بیان ہوا ہی \* پہلے بائیں طرف  
 سے دہنی طرف لائیں پھر دہنی طرف سے بائیں طرف  
 \* پھر کنارے اور کمر کی جگہ کفن کی باندھ دیں تاکہ سر محفوظ  
 رہے \* جو برہانیرہ میں لکھا ہی ظاہر مذہب یہی کہ خرقے  
 کو درمیان لفافے اور ازار کے رکھیں \* کنیز کے کفن کے



حکم میں مثل بی بی کے ہوتی \* حنفی شکل مثل عورت بنے ہیں  
 \* براہق مثل بالغ کے ہوتی \* محرم مثل حال کے ہوتی \*  
 مفراس تر کے کے لیے کن ایک کپڑے تک پہن جاتا ہوتا  
 \* اور تر کی کے لیے دو تک \* اگر ان کو بھی موافق بالہو گئے  
 کن دیا جائے تو بہتر ہوتی \* اگر یہ پت سے مراد یہاں کی ہو  
 یا ترکا تو اسکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گاتہ دیں اسکو  
 زخمی کا ساکن نہیں \* جیسے کہ انہم یا نو زخمی جو کہتے جائیں  
 تو کھسارے جائیں بلکہ ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گاتہ دے  
 جائیں \* یا پرانا کپڑا کن میں برابر ہی مگر پرانے کو دھو لیں \*  
 چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیچ بخاری میں  
 روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 مرض موت میں دیکھ کر اس کپڑے کی طرف جوٹکے دن مبارک  
 میں نماز فرمایا کہ اس کپڑے کو دھو کر دو کپڑے اس پر زیادہ  
 کر کے مجھے کڈنا ہو \* حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
 کہا کہ یہ کپڑا پرانا ہے \* صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 کہا کہ اسے کے لیے زخمی زیادہ ہی میت پرانے ہی کے لیے

غلٹن حق ہی \* حنفیہ کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہی \* چنانچہ حضرت  
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ  
 وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑے کہ  
 پہر تمہارے بہتر لباسوں میں ہی اؤڑ اُسی میں کفننا داپنے مرد و لگو  
 \* روٹی اؤڑ چھال کے کپڑے کا کفن بنانا درست ہی \* مرد کے  
 لیے ریشمیں اؤڑ زرد اؤڑ سرخ کپڑے کا کفن مکر وہ ہی جیسے کہ  
 اُسکو زندگی میں لٹکا پرنا مکر وہ ہی \* عورت کے لیے پہر سب  
 درست ہی جیسے کہ اُسکو زندگی میں لٹکا پرنا درست ہی  
 \* اگر سوا اُن کپڑے کے کہ مرد کے لیے مکر وہ ہیں نئے تو اُسکے واجب ہے  
 ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہ بنائیں \* چاہیے کہ مرد کا کفن ویسے  
 کپڑے کا بنائیں کہ پرنا ہو جمع اؤڑ عید میں \* اؤڑ عورت کا ویسے  
 کپڑے کا کہ ہنسی ہو ماہِ باب کے گھر جانے میں \* مرد کا کفن  
 اُسی کے مال سے دینا ہی اگر مال ہو \* اؤڑ اگر مال اُسکا نہ ہو تو  
 اُسپر دینا واجب ہی \* کہ جس پر زندگی میں اُسکا فقہ واجب  
 ہو نہ ہی \* جو رواج غنی ہو تو کفن اُسکا خاندان پر واجب ہی  
 والا اُسکے مال میں سے دیں \* اؤڑ بزدلیک امام ابو

یوسف زح کے اگرچہ مال خودت کا رہا ہو تو بھی خاوند  
 ہی کہیں دے جیسے کہ مذکور کی میں اُسکو لباس دینا ہی \*  
 چوتھی فصل جنازے کی نمازیں \* نبی علیہ السلام کی  
 امت کا اس پر اجماع ہے کہ نماز جنازہ کی فرض کنایہ ہی \* پس  
 اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے تو کافر ہو جائیگا \* اور اگر  
 کسی ایک مسلمان نے بھی یہ نماز پر تہہ کی تو سب چھوٹا  
 جائیگی \* ہر فرض کنایہ کا یہی حکم ہی جیسے کہ غسل کی فصل میں  
 معلوم ہوا \* اس نماز کی صحت کے واسطے نو شرطیں ہیں \* پہلی  
 بشرط مسلمان ہونا نماز پر تہہ والے اور مردے کا بیس اگر کافرا  
 یا مرد نے کسی میت کے جنازے کی نماز پر تہہ نہ دیا اور  
 بعد ازاں ہو \* یا امام ہو مرد یا کافرا اور مقتدی مسلمان ہوں تو نماز  
 درست نہو گی \* یا اگر کسی مردے کا فراڈ منافق بر مسلمان  
 لوگ نماز جنازے کی بر تھیں تو یہ بھی نہیں جایز ہے \* دوسری شرط  
 بہت اور مصای کا بدن پاک ہونا ہی جنابت اور بے وضو ہونے  
 سے اور جمیع ناپاک چیزوں سے \* اگر نماز جنازے کی جماعت  
 سے بر تھیں تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہی اسلیئے

مگر ایک مسلمان اگر نماز جنازے کی پراگھ لیرگا تو حسبِ خصوصیت  
 جائینگے اس فرض سے \* مگر جو مقتدی کہ بے طہارت نماز پراگھ  
 تو اسی کی نماز نہوگی \* تیسری شرط میت اور مصلی کا  
 لباس پاک ہونا ہی \* جو نہی شرط میت اور نمازی کا  
 مکان پاک ہونا ہی مگر میت کے مکان کی طہارت  
 میں اختلاف ہے \* پانچویں شرط سرعوت میت اور  
 مصلی کا \* سرعوت مرد و عورت کے لیے چھپانا بدن کا ہی ناف سے  
 گتھنوں تک لیکن ناف خارج گھسے داخل \* اور عورت کو یکے  
 لیے نام بدن کا چھپانا ہی مگر جہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور  
 دونوں قدم کہ یہ تینوں اعضا موافق صحیح روایت کے اُنکے حق  
 میں عورت نہیں باقی اسکی تفصیل بری کتابوں میں مذکور  
 ہی اس جگہ بتدر و ضرورت بیان ہوا \* چھٹی شرط رکھنا  
 میت کا زمین پر یا اس چیز پر کہ شرع میں مثل زمین کے  
 ہی رد و برد مصلی کے \* پس اگر جنازہ مثلاً گھوڑے تو پر ہو  
 یا پیچھے باد ہنسی بائیں طرف مصلی کے یا غائب اُس سے  
 تو نماز جنازے کی درست نہوگی \* حاتوینی شرط بالغ ہونا

اقام کا \* آٹھویں شرط کھڑا ہونا مصلیٰ کا ذوق قبلہ ہو کر \*  
 نویں شرط بیت کرنی مصلیٰ کی نماز کی خاص واسطی اللہ تعالیٰ کے  
 اوردعا کی واسطی بیت کے اسطوریہ مصلیٰ کہے \* بیت کی  
 میسے جوادا کروں چار تکبیریں نماز جنازے کی واسطی اللہ کے اورد  
 دعا واسطی اس بیت کے منہرہمرا قبلے کی طرف \* اگر مصلیٰ مقصدی  
 ہو تو ایسی کہے بیت کی میسے جوادا کروں چار تکبیریں نماز  
 جنازہ کی واسطی اللہ تعالیٰ کے اوردعا واسطی اس بیت کے اس  
 ونام کے پیچھے منہرہمرا قبلے کی طرف \* پھر بیت کے بعد متصل  
 تکبیر اولیٰ کہے یعنی اللہ اکبر \* جنازے کی نماز کے دوادکاں  
 ہیں \* چار تکبیریں کہنا یعنی ابتدا نماز کی کریمے اللہ اکبر کہہ کر  
 \* پھر بعد ثنائے اللہ اکبر کہے \* پھر بعد ورد دے اللہ  
 فکسر کہے پھر بعد دعا کے اللہ اکبر کہے \* اورد نماز میں کھڑا  
 ہونا \* یعنی طائفے کا ہی کہ تکبیر اولیٰ شرط ہی رکھیں  
 ہی تکبیریں ہیں \* ستیں اس نماز میں نہیں ہیں \* تکبیر اولیٰ  
 کہے یعنی ثنائے اللہ اکبر \* معاذک اللہ وحمدک و تبارک  
 و تعالیٰ حمدک و حمد ثناءک و لا اله غیرک \* دوسری تکبیر کے

اور وہ اسلام کو سمجھتا تھا تو اُس پر نماز پڑھیں \* اس  
 حکم میں لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں \* کوئی پیدا ہوا اور  
 اُس کے زندگانی کی علامت پائی گئی مثلاً آواز یا حرکت پھر جلد  
 مر گیا \* یا بیت سے اکثر زندہ خارج ہو سکے مر گیا نام اُس کا  
 رکھیں غسل اُس کو دیں نماز اُس پر پڑھیں \* جو کوئی کہ مر پیدا  
 ہوا یا بچھڑا اعضا اُس کے بنے ہیں بچھڑے ہیں تو غسل اُس کو  
 دیکر ایک پاک کبرے میں لپیٹ کر لگا دیں اور نماز  
 جنازے کی پڑھیں \* اگر مسلمانوں اور کافروں کے مردے  
 مل جائیں پس اگر کسی علامت سے مسلمان پہچانے جاتے  
 نہیں تو مسلمانوں کو جہرا کر کے غسل دیکر نماز جنازے کی  
 پڑھیں مسلمانوں کے گولاستان میں دفن کر دیں \* علامت  
 مسلمانوں کی \* خضاب \* ختمہ \* سیاہ لباس لبو کے بال تراشنا ہی  
 \* اگر یہ علامتیں بھی مشتبہ ہو جائیں جتنا بچہ ہو دھتہ کرتے  
 ہیں فساد ہی سیاہ لباس پہنتے ہیں اور غازی مسلمان  
 بھی کہہ سکتے ہیں صوالت ہی بیت مارک بننے کے لیے موصی  
 پڑھا دیتے ہیں اور بعض گھار بھی خضاب کرتے ہیں پس

اس وقت میں دیکھا جاوے گا \* اگر مرد سے چھٹا ہوئے بہت  
 ہوں تو سبکو غسل دیں اور جمع کر کے نماز جنازہ  
 کی پڑھیں لیکن نیت مسلمانوں کی کریں اور مسلمانوں ہی  
 سے مفرے میں کاڑیں \* اور اگر کافر بہت ہوں تو  
 نماز کسی پر پڑھیں \* مگر نہلا کھانا کھ سب کو کافر و کلمہ  
 مفرے میں گاڑ دیں \* اور غسل کنین میں دعایت سنت  
 کی نکرہیں \* اگر کافر اور مسلمان برابر ہوں تو غسل  
 سب کو دیں \* مگر انہیں نماز پڑھنے میں اور دفن کرنے  
 میں اختلاف ہی \* بعضوں نے کہا ہی پڑھیں بعضوں نے  
 کہا ہی نہیں \* اور ایسی ہی بعضوں نے کہا ہی \* سب کو  
 مسلمانوں کے گورستان میں دفن کریں \* بعضوں نے کہا ہی  
 کافر و کلمہ اور بعضوں نے کہا ہی کہ ان سب کے لیے  
 ایک علیحدہ گورستان بنائیں \* اور قبریں سب کے برابر  
 زمین کے کر دیں \* اگر عورت کتابہ مثلاً یہودیہ یا نصرانیہ  
 کسی مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ اس سے طلاق  
 سے مرگئی تو اتفاق ہی ہے کہ اس کا کہنا مسلمانوں کی پڑھ

پہچان کے کی نشانیاں جمع ہوں اور غالبہ کنسی جانب کا  
 معام ہو کہ اُسکو خفیہ مشکل کہتے ہیں چنانچہ معام ہو چکا ہی  
 اور اگر مرد کی جانب غالب ہو تو اُسکا حکم مرد کا ہی \* اور جو  
 عورت کی بجانب غالب ہو تو اُسکا حکم عورت کا ہی \* پھر اُنکے بعد  
عورتوں کو رکھیں \* پانچویں فصل اُنکے بیان میں کہ جنکو غسل  
 دینا اور اُنکے جنازہ کی نماز پر ہمارا دست ہی یا نہیں \* چنانچہ  
 فریق کو غسل دینا اور اُنکے جنازہ کی نماز پر ہمارا دست نہیں ہی  
 ایک باقی یعنی وہ لوگ کہ اپنے وقت کے بادشاہ اسلام کے حکم سے پھر  
 گئے ہوں \* دوسرے قرآن یعنی وہ لوگ کہ اسد لومتے ہیں  
 یا سرے وہ لوگ کہ رات کو بسیار باندھ کے شہر میں چوری کر  
 تے ہیں اور اگر کوئی مزاحمت کرے تو اُسکے مار ڈالنے میں تردد  
 نہیں کرتے \* چوتھے تھگ یعنی وہ لوگ کہ قریب دیکر پھانسی  
 سے مار ڈالے ہیں \* بشرطیکہ یہ سب فیصلہ انوں کے  
 ہاتھ سے لڑائی میں مارے جائیں \* اور اگر امام وقت کا ایک  
 گرفتار کرے بعد اُسکے قتل کرے تو اُنکو غسل بھی دیا جائے  
 اور نماز جنازہ کی بھی پڑھی جائے \* پانچویں فصل والدین کا



یقیناً وہ شغل کہ ناسخ ہے اسے دونوں باب کو ناسخ و ادا ہو  
 یا ایک کو \* شہید کو بھی غسل نہیں دیتے ہیں حکم لاسکا  
 جو میں فصل میں انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوگا \* تاکہ میت  
 کو گھاس دیا اور نہ غاصد جنازے کی نہیں رہی تو اسکی قبر پر  
 رہے ہیں جب تک کہ اس کے پیت پختے ہوگا گمان غالب نہ ہو  
 ہوا نام محمد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیت پختے کا شک  
 ہو گیا تو بھی رہے ہیں \* اعتقاد پر غنا نہ رہتا وہ پیت  
 میں ہی رہے اگر پانچ یا پانچ یا ادا ہو کچھ اعضا نہ رہے ہوں  
 ہو جائے تو غنا نہ رہے ہیں \* جب تک کہ اکثر بدن نہ ہو  
 یا آدھا بھر کی طرف کا بھر پیت \* مگر اس آیت پر  
 نہ غنا نہ دست نہیں کہ میرے برابر بنائی ہیں اور اسے  
 وادعرب سے جو بالغ قید ہیں بغیر باب کے آئے اور داد  
 اسلام میں آئے مر جائے تو غنا نہ رہے ہیں رہے ہیں \* اور  
 اگر ایک کے ساتھ کوئی باب میں ہے بھی ہوگا آنا  
 لیکن اسلام نہیں دیا اس نا بالغ پر غنا نہ رہتا وہ دست  
 نہیں \* اگر نا بالغ جو مسلمان ہو اور وہ باب کے

پہنچے کہہ رہے ہوں اور وہ شخص اُنکے پیچھے اور ایک پہلے  
 پہنچے تاکہ نین صغیر میں جاویں \* اسی طرح کہ نین صغیر  
 والہ سلام نے فرمایا ہی جس شخص پر جو نین صغیر آدمیوں  
 نے نماز پڑھی جو اللہ تعالیٰ اُسکو بخش دے گا \* اُن میں نماز کی سب  
 صفوں سے پہنچائی۔ صغیر میں نواب زادہ ہی \* ہر جانب نماز  
 پانچ گانہ کے کہ اُسکی پہلی صغیر میں نواب زادہ ہی \* ایک  
 شخص حاضر ہوا اور بعضی تکبیریں ہو چکی ہیں تو نماز میں داخل  
 ہو دے جب تک کہ امام پھر تکبیر کرے پس جب امام کے تلاوت  
 یہ امام کے ساتھ تکبیر کر کے داخل ہو جائے \* ہر جانب اُن  
 شخص کے جو حاضر تھا پہلی تکبیر کے وقت اور اُسکو کچھ دینے  
 ہو گئی امام کے ساتھ برابر تکبیر کرے تاکہ وہ دیر نہ کرے تکبیر تکبیر امام  
 کے ساتھ شریک ہو جائے کہ اس قدر ضرورت ہی اور ضرورت نین  
 معات ہیں \* ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا باروں تکبیروں  
 کے بعد نو دہ بھی دیر نہ کرے تاکہ تکبیر کر کے کھڑا ہو جائے \* پھر جب  
 امام سلام پھیر جائے تو وہ شخص نہایت تکبیریں متصل پھیر دے  
 ورنہ کے کہ امام پھیر دے \* پس اگر اُسکے آگے سے میت گزرتی

اختیار کیا جائے۔ پوری ہو جانے چاروں تکبیر و نیکے تو نماز اُسکی باطل  
 ہو گئی \* اگر بہت جنازے جمع ہو جائیں تو طبعاً طبعاً نماز پر قضا  
 پر جنازے پر بہتر ہی \* مگر پہلے پر قضا اُس پر بہتر ہی کہ سب  
 میں نیک بہت ہو \* اور اگر جمع کر کے ایک ہی بار سب پر  
 پڑھیں تو بھی جائز ہی \* پھر اس میں اختیار ہی کہ سب  
 جنازہ بھی ایک صف بنائیں \* یا ہر جنازہ یکوہر ہر امر کر کے  
 اپنے بہر کے سامنے سب کو رکھیں \* اسطوریہ کہ مصلیٰ اگر  
 ایک شخص ہو تو اُس کے منہ کے آگے سب کے سینے ہوں اور  
 اگر امام ہو تو اُس کے منہ کے آگے سینے ہوں \* لیکن ایسے  
 نزدیک اُس جنازے کو رکھے کہ صف میں پھر اور افضل ہو پھر  
 اُس کے بعد اُس کو رکھے جو انسب باقیوں میں بہتر اور افضل ہو طبعاً  
 القیاس اسطوریہ سے سب کو رکھے \* اگر مرد اور عورتیں اور  
 نابالغ اور خبیث مشکل اور خوار غلام سب جمع ہوں تو سب  
 سے پہلے مرد و نکور کہیں خواہ خراہوں خواہ غلام ہوں \* اور بعد  
 کہتے ہیں کہ غلام خرد نیک سمجھے رکھے جائیں اُن کے بعد نابالغ و نکور کہیں  
 اُن کے بعد خرد و نکور یعنی اُن شخصوں کو جن میں مرد عورت کے

نعم بنی علیہ السلوۃ والسلام پر دو دو پر ہنسی جو دو دو  
 کہ یاد ہو مثلاً \* اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما  
 صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید \*  
 ہماری بکیر کے بعد دعا پر ہنسا \* اللہم اغفر لہینا و مہینا  
 و شاہدنا و غائبینا و متغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللہم من  
 احمیتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توریتہ منا فتوفہ علی الایمان  
 و خص هذا المیت بالروح والراحۃ والمغفرۃ والیرضوان  
 اللہم انکان مسننا فزد فی احسانہ وانکان مسیئا فتننا و فی  
 عنہ ولقۃ الامین والبشری والکرامۃ والزلفی برحمۃک  
 یا ارحم الراحمین \* اس ہاں میں کوئی دعا مقرر نہیں ہے جو  
 دعا یاد ہو سو پڑھے \* لیکن جو دعا کہ حدیث میں منقول ہو  
 اسکا پڑھنا ادلی ہے \* اگر مہلت غیر مکلف ہو \* کہ اسپر  
 تکلیف عبادت کی نہ اسکی طرف سے نہیں ہے یعنی مجنون  
 اصلی یا نابالغ \* بس اگر مجنون مرد او زتر کا ہو تو پھر دعا  
 پڑھیں اللہم اجعلہ لنا قریطا واجعلہ لنا اجرا و ذخرا واجعلہ  
 لنا شافعا و مشقعا برحمۃک یا ارحم الراحمین \* اگر مجنون

عودت اور ترکی ہو تو بعد پر ہیں \* اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا مَرَّةً  
 وَّاجْعَلْهَا لَنَا مَرَّةً ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا مَرَّةً مَشَاعَةً وَرَحْمَةً  
 يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ \* پھر دعا پڑھنے کے بعد جو بھی تائیر کہے  
 سب سے ہی طرف کو مہر پر اگر سلام پھیریں اور سلام میں بار  
 پر ہیں \* اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ \* پھر ایسے ہی اُتے  
 طرف کو \* فَتَحَ اللّٰهُ بَرِّیْنَ لَهَا هِیَ کَ سَلَامٍ مِّنْ بَیْتِ مِیْتِ اَوَّلِ  
 مَقْدِسِ یُنَکِّیْ کَرِیْمِ \* قاضی جان وغیرہ کے کساہی کہ سلام میں  
 میت کی بیت کرنا منع ہے \* پہلی تکبیر میں ہاتھ اُٹھانا کا نام  
 تک ہے \* باقی تکبیروں میں ہاتھ اُٹھانا موافق مذہب  
 مختار کے نہیں درست ہے امام چاروں تکبیر میں بلند آواز  
 سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے جیسے ناز مسجد گاہ میں \* اور سلام  
 دہنے طرف کا بلند آواز سے کہے \* جنازے کے پیچھے کے  
 برابر کھڑا ہونا امام کا مستحب ہے میت عودت ہو یا مرد  
 \* اگر مصال فقط ایک ہی ہو تو وہ بھی پیچھے ہی کے برابر کھڑا  
 ہووے \* تین حقین کرنا اس نماز میں مستحب ہے یہاں تک کہ  
 اگر حاجات آدمی ہوں تو ایک امام ہووے اور تین شخص اُسکے

مگر اُسکے دفن کرنے میں اجنبات ہی \* بعضوں نے کہا ہی  
 کہ مسلمانوں کے گورستان میں گارتی جائے بعضوں نے کہا ہی  
 کہ فردائے \* بعضوں نے کہا ہی کہ ایک طہیجہ جگہ قبر بنا کر گارتی  
 جائے اس بات میں احتیاط بہت ہی \* اور بعضوں نے کہا ہی  
 کہ ایک طہیجہ جگہ قبر بنا کر گارتی جائے مگر قبیلے کی طرف اُسکی  
 پیٹھ کریں تاکہ اُسکے پیٹ کے پچھے کا سمتہ قبیلے کی طرف نہ ہو \*  
 جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہی ہو \*  
 روایت کے \* جتنی فصل جنازہ کی امامت میں \* جنازے کی نماز کا  
 امام چاہیے کہ بادشاہ ہوئے اگر وہ حاضر نہ ہو تو حاکم شہر کا  
 \* اگر وہ بھی حاضر نہ ہو تو قاضی \* پھر بعد قاضی کے امام جمعہ کا \*  
 پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا \* بعد اُسکے ولی میت  
 کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے پڑتا  
 پھر پوتا پھر باب پھر دادا پھر بھائی پھر بھینجا یا قبی نصیب  
 بڑی کتابوں میں ہی \* بعد ولی کے خاوند عورت کا \* بعد خاوند  
 کے ہمسایہ \* لیکن میت کے ماب کے ہوئے چاہیے کہ میت  
 میت کا امامت کرے \* مگر جو پاپ جاہل ہو اور بدشاہ عالم تو

پہنچائی چاہیے کہ امام ہو \* پھر دلی غناور ہی چاہئے آپ! مانت  
 کرے چاہیے اور کسی کو اجازت دے \* مگر دوسرا ولی میت کا کہ  
 اُس ولی کے ساتھ حق تقدم میں برابر ہی ہو اُس کو پہنچنا ہی  
 کہ غیر کو منع کرے اگرچہ بہرہ دوسرا صغیر ہو \* اگر بے اذن ولی  
 سے کسی اور نے کہ اُس کو آگے ہونے کا حق ولی سے تنہا نماز جنازہ  
 کی پر ہی تو ولی کو پہنچنا ہی کہ چاہئے تو احادیث سے کہے \* اگر نماز دیا  
 ہو تو اُس کی قبر پر ہی جب تک کہ بیت بھٹی کا گمان نہ ہو  
 \* اگر امام بے وضو ہو چائے اور اپنی جگہ مقصد یوں میں سے کسی  
 کو امام کر دے تو درست ہی \* جیسے کہ نماز پہنچا نہ ہو درست  
 ہی \* اگر دلی میت کا مریض ہو یا کسی اور کا رخصت سے کہہ رہا ہو  
 سکے اور وہی امام ہو کر میت کے نماز جنازہ کی پر ہی تو درست  
 ہی فقط عورتیں اگر نماز جنازہ کی پر نہ لیں تو فرضیت اُس کی ساقط  
 ہو جائیگی \* لیکن مستحب ہی کہ وہ بجماعت بکبادگی الگ  
 الگ پر ہی ہیں اور اگر جماعت سے پر ہی تو بھی جائز ہی \*  
 ساتویں فصل جنازہ اُٹھانے اور ساتھ چلنے میں جنازہ لیٹا ہوا سو فاع سے  
 سنت ہی کہ مردے کو چار ہائی پر یا سٹاں چار ہائی کے جو کچھ ہو اُس پر

آٹھ کے آٹھ چاروں کو نے چار مرد کا نہ ہوں جو رکھے لیجائیں \*  
 مگر ضرورت کے وقت کہ اُتھانے والے کم ہوں تو جس قدر دیر  
 ہوں جائز ہی \* جس وقت کہ جنازہ لے جائیں تو مسخ ہی کہ اول  
 دس دس قدم چاروں طرف سے لیں \* \* طوڑا سکا یہ  
 ہی کہ جس وقت جنازہ \* اُتھائیں تو ایک شخص اُتھانے والوں  
 میں سے اپنے وہیے موندھے پر جنازے کے سرانے کی وہی طرف  
 کو رکھ کر دس قدم گن کر چلے پھر ایسے ہی پائنتی کی وہی سی  
 طرف اپنے اُسی موندھے پر رکھ کر دس قدم \* پھر پائیں کا نہھے  
 پر اُسکے سرانے کی پائیں طرف رکھ کر دس قدم پھر پائنتی کی  
 یہی سی جانب اپنے اُسی کا نہھے پر رکھ کر دس قدم چلے بہر سب  
 چالیس قدم ہوئے \* صریح شریف میں آیا ہی کہ چالیس گناہ  
 کبیرہ عوض اُن چالیس قدموں کے اُتھانے والے کے حق تعالیٰ  
 بخشتا ہی \* اور نہی پر جنازہ لیجانا منع ہی اُسیلے کہ اُسمین  
 مشاہیرت ہندو سے ہی \* چاہے کہ جنازہ بادی بادی سے ایک دوسرا  
 اپنے کا نہھے پر لیتا ہوا جہاں تک مقصود ہو لیجائیں \* جنازہ لیجائے  
 میں جلد چلنا سنت ہی لیکن نہ استہد رک کرانے دوڑانے لیجائیں



کہ جنازے کو حرکت اور اغلاط اب پہنچے \* جھوٹے رچو نہ جنازہ آ  
 ایک شخص اپنے انھوں پر لیجائے \* یا مجھے چلنا جنازے کے بہر  
 ہی \* اور آگے چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگے \* یا مجھے چلنا مگر وہ  
 ہی \* وہی باتیں طرف جنازے کے چلیں \* بلکہ آگے چلیں یا یا مجھے  
 قریب قریب \* سوار چلنا جنازہ کے آگے آگے دور دورا مستند  
 کہ اس کے گرد و خبابہ کسی پہنچے جائز ہی \* سوار اور جنازے کے  
 ساتھ ساتھ چلنا مگر وہ ہی \* جنازے کو موخہ ہوں اور گردن پر  
 ڈال کر لیجنا مگر وہ ہی جیسے کہ کسی خانہ پر ڈال کر لیجنا مگر وہ ہی  
 جنازہ دیکھ کر جنازہ کے آگے کھڑا ہونا منع ہی \* مگر جو راودہ کے اس کے  
 ساتھ چلنے کا نور دست ہی \* ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ ہر تھنے کی  
 جگہ میں ہوں اُس کو دیکھ کر آتے جے تک کہ اُسے زمین پر نہ رکھ  
 دیں \* ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ جائے تو جب تک کہ  
 جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نہ رکھ دیں اُس کے ساتھ والے  
 رہتے ہیں \* بغیر ہر جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلنا منع  
 ہی \* جنازے کی نماز پر ہر بکر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا ورت  
 ہی \* مگر جو اُس کے چلے میں اُن کو وحشت ہو تو اُن کی رعایت کرنی

مناسب ہی \* جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں  
 غم اظہار کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو  
 یاد کرنے غمناک سوچیں جائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرنے  
 ہوئے چلیں \* اور دنیا کی باتیں کرنے ہنستے ہوئے چلیں \* بلکہ  
 پیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نہ کریں \* جنازے کے ساتھ  
 چلے ہوئے کلمہ باورد و باقرآن مجید یا کچھ اور ذکر لہی ذکر کر  
 پر خدا مکر وہ خیر ہی جیسے کہ حادثہ بر تھے کی اس زمانے میں عوام  
 الناس کی ہی \* پیشتر آدمی اس مسئلے سے پیچھے اور خائف ہیں  
 ظاہر کو جانتے کہ عوام کو اسے باز رکھیں \* لیکن اگر چاہیں تو دل  
 میں بر تھیں \* غور نہ کرنا جنازے کے ساتھ دوست  
 نہیں ہی \* اگر نکلیں تو منع کیجائیں \* اس لیے کہ جب جو رہیں  
 ارادہ کرنی ہیں گھر سے نکلنے کا قبر دیکھ لیں تو خدا کی اور فرشتوں کی  
 لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے انہیں  
 شیطان کھیرتے ہیں جب کہ قبر دیکھ پائیں پیچیں تو ان کو  
 مردہ کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے بھرتی ہیں تو پھر  
 لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہی معمولی ہیں \* مانتہ

ہیں۔ زیادہ لباس پہنا \* اور مردے پر آواز کر کے و دنا \* گربان  
 چاک کرنا \* منہ رکھ کر چنا منہ سینے زانو پر طباغے مارنا ہر سہ  
 حرام ہی \* مگر آنسو سے رونے میں اور دل سے غم کرنے میں  
 مضائقہ نہیں \* اگر ماتم کرنے والیاں جنازے کے ساتھ ہوئیں تو  
 جھٹکے ہوئے بار رکھی جائیں \* اگر وہ باز نہ ہیں تو جنازے کے  
 ساتھ والے جنازے کو چھوڑ دیں دل میں اُنکا ساتھ ہو نا بد جائیں  
 آتھو ہیں فصل دفن اور قبر کے بیان میں \* دفن کرنا میت کا فرض  
 کنا ہے \* بنگالی قبرستان سب سے \* اگر زمین کہیں کی مراد  
 کہ بنگالی قبرستان کے نو مند و قبی قبرستان بھی درست ہے \* بنگالی قبر  
 بنانے کا طو رہر ہی کہ ایسی زمین کے برابر اور گہری ایک  
 آدھی میاں قد کے سینے یا تمام قد کے برابر کھود دی جائے \*  
 مگر قد آدم تک گہری کرنا ہر ہی \* اور ایسے ہی اگر لہائی  
 میں بھی کچھ قد کے میت کے قد سے زیادہ کریں تو بہتر ہی نا کہ  
 مرست کو تنگی نہ ہو \* پھر اُس میں قیلے کی طرف کی بنگال میں زمین  
 لگا کر اُتی ہے ایسی اور کھود دی جائے! سقد و چوڑی کہ اُس میں مردہ  
 بخوبی سما جائے! اس گھر کو احد کہتے ہیں \* اُس میں مردے کو دینے

پہلو پر تہا دیں \* اورد منہر اُسکا قبیلے کی طرف کر دیں \* اورد اُسکی  
 پیچے ایک مٹی کا مکیہ لگا دیں تاکہ منہر اُسکا قبیلے کی طرف سے لوٹ  
 نہ جائے \* پھر کچھی ایتھیں یا لکڑیاں وغیرہ لکھڑے منہر پر رکھ کر  
 بند کر دیں \* پھر اُس میں مٹی ڈال کے قبر بنا دیں \* صدہ وقتی  
 قبر بنانے کا ہر طور ہی کہ لیبی گہری جستجو جو معلوم ہو چکی  
 اُن ہی کھود دی جائے لیکن چوری اس قدر ہو کہ اُس میں دونوں ہٹاؤں سے  
 لگا کر کچھی ایتھیں جن دیں یا لکڑیاں یا تختے کھڑے کر دیں اورد  
 مردے کے لیے اُس میں جگہ فراغت دیے \* اس صدہ وقتی قبر میں  
 لکھڑ نہیں کرنے میں پھر مردے کو اُس میں رکھیں \* بعد اُسکے  
 اُن کچھی ایتھوں پر کہ چنی گئی ہیں یا تختوں یا لکڑیوں پر کہ کچھ  
 کیے گئے ہیں غرض جو کچھ کہ اُن میں سے عمل میں آتا ہو \* اورد  
 تختے یا لکڑیاں یا بل یا ایتھیں رکھ کے چھت بنا دیں مگر اُس کو شیخی  
 سے کہ مردے سے جدا ہے \* پھر اُس میں مٹی ڈال کر پوری قبر بنا دیں  
 \* یا بٹوڑ سے کھود دی جائے کہ پہلے ایک ہاتھ پھر گہری اورد مردے  
 کے قد کے برابر یا قدرے لیبی کھود کر اُسکی دونوں طرف سے  
 ہٹاؤں کے ایک ایک بالشت زمین چھوڑ کر پیچ میں سے

آتی ہی زبانی استفادہ جو دی کہ مردہ اُس میں بخوبی سما جائے اور کھود دی  
 جائے۔ اُسکو بھی ہندوستان میں لکھتے ہیں \* اور وہ جو اسے ادھر  
 لے ہی اُسکا دھوڑہ کیسے ہیں \* پھر قبر بھی گہری ایک قدم اور  
 یا سب سے کم۔ چنانچہ ملام اور چکاہی اور اس صورت میں بھی  
 اول صورت کی سی لکھتے ہیں \* پھر دونوں قسم میں ہندو قبی کسانوں  
 نہیں پھر اس میں مردے کو لا کر رکھیں \* پھر نیچے بالکرتیاں یا نل  
 یا انیس ہیں جس جگہ جو ایک ایک بالشت زہین چھوڑ دی تھی  
 اُس جگہ پر رکھ کر چھت بنا دیں \* پھر اُس پر سی والی کے قبر  
 بنا دیں اُس مکان میں اس زمانے میں بھی اخیر قسم قبر مروج  
 تھی \* اور پھر نا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی  
 \* اگر قدرے زیادہ ہو جائے تو مسالہ نہیں ہیں \* قبر کو مریخ  
 چو کو نہ بنائیں بلکہ ادھر سے دھماواں ملے کو بان شہر کے ہوتے \*  
 مردے کو جعفر لوگ بخوبی قبر میں اُتار سکیں اُتار دیں \* سہیں  
 کچھ عہد معین شرط نہیں ہی \* لیکن چاہئے کہ اُنہوں نے واسطے فرما  
 ہوں کہ اُسکا آرام اور آسائشگی سے اگر قبر میں رکھیں \* صورت  
 کو قبر میں اُسکے محارم اُتار دیں جیسے کہ بیٹا یا بیاب یا بھائی اگر پھر

میرے اُسکے دفن کرنے میں اجنبات ہی \* بعضوں نے کہا ہی  
 کہ یہاں انوں کے گود سہان میں گاڑی جائے بعضوں نے کہا ہی  
 کا نزدیکی \* بعضوں نے کہا ہی کہ ایک مسجد پر جگہ قبر بنا کر گاڑی  
 جائے اس بات میں احتیاط بہت ہی \* اؤار بعضوں نے کہا ہی  
 کہ ایک مسجد پر جگہ قبر بنا کر گاڑی جائے مگر قبیلے کی طرف اُسکی  
 پستھ کر بننا کہ اُسکے پیٹ سے بچنے کا بہتر قبیلے کی طرف رہے \*  
 جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں ہو کر وہ ہی ہو افق بھیج  
 روایت کے \* صبی افضل جنازہ کی امامت میں \* جنازے کی نماز کا  
 امام چاہیے کہ ہاڈ شاکا ہوئے اگر وہ حاضر نہ ہو تو جاکم شہر کا  
 \* اگر وہ بھی حاضر نہ ہو تو قاضی \* پھر نقد قاضی کے امام جمعے کا \*  
 پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا \* بعد اُسکے ولی میت  
 کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے پیرا  
 پھر پونا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھینجا باقی تفصیل  
 بری کتابوں میں ہی \* بعد ولی کے خاؤ پر عورت کا \* بعد خاؤ و  
 سکے ایسا ہی \* لیکن بیعت کے ماپ کے ہوتے چاہیے کہ پیرا  
 بیعت کا امامت کرے \* مگر جو باپ جاہل ہو اؤر پیرا عالم ہو

کہ جنازے کو حرکت اڈرافٹراپ پہنچے \* جمہور آہنجو نکا جازہ  
 ایک شمع اپنے ہاتھوں پر لیجائے \* سمجھے چلنا جنازے کے سر  
 ہی \* اڈر آگے چلنا بھی طائر ہی مگر بہت آگے نہ سمجھے چلنا مگر وہ  
 ہی \* وہی پائیں طرف جنازے کے چلیں \* بلکہ آگے چلیں یا سمجھے  
 قریب قریب \* شوار چلنا جنازے کے آگے آگے دور دورا سندھ  
 کو اُسکے گرد و غبار کسی پر نہ پڑے جائز ہی \* سوار ہو کر جنازے کے  
 ساتھ ساتھ چلنا مگر وہ ہی \* جنازے کو سونہ ہوں اڈر گے دن پر  
 و آل کر لپیٹنا مگر وہ ہی جیسے کہ کسی خانہ پر و آل کر لپیٹنا مگر وہ ہی  
 جنازہ دیکھ کر جنازے کے لئے کھڑا ہو نا منع ہی \* مگر چار اوہ کرے ایسا  
 ساتھ چلنے کا نورست ہی \* ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پڑھنے کی  
 جگہ میں ہوں اُسکو دیکھ کر نہ اُتھے جب تک کہ اُسے زمین پر نہ کھ  
 دیں \* ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر سے پاس پہنچے تکے توح تک کہ  
 جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نہ کھ دیں اُسکے ساتھ والے  
 نہ بیٹھیں \* بغیر پڑھنے جنازے کی نماز کے جنازہ جمہور کرکھانا منع  
 ہی \* جنازے کی نماز پڑھ کر بفر اذن مردے کے اقربا کے جا چا نا درت  
 ہی \* مگر جو اُسکے چلے میں اُنکو وحشت ہو تو اُنکی رعایت کرنی

ٹبر اُسکے دفن کرنے میں احکامات ہیں \* بعضوں نے کہا ہے  
 کہ مسلمانوں کے گود سنان میں گڑاوی جائے بعضوں نے کہا ہے  
 کہ فرد نجس \* بعضوں نے کہا ہے کہ ایک طہیجہ جگہ قبر بنا کر گڑاوی  
 جائے اس بات میں احتیاط بہت ہے \* اور بعضوں نے کہا ہے  
 کہ ایک طہیجہ جگہ قبر بنا کر گڑاوی جائے مگر قبیلے کی طرف اُسیکی  
 پیٹھ کریں تاکہ اُسکے پیٹ کے سچے کا مسہر قبیلے کی طرف نہ رہے \*  
 جنازے کی نماز پر تھنا مسجد میں مگر وہی نوافل صحیح  
 روایت کے \* حقّی فصل جنازہ کی امامت میں \* جنازے کی نماز کا  
 امام چاہیے کہ بادشاہ ہوئے اگر وہ حاضر نہ ہو تو حاکم شہر کا  
 \* اگر وہ بھی حاضر نہ ہو تو قاضی \* پھر بعد قاضی کے امام جمعہ کا \*  
 پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا \* بعد اُسکے ولی میت  
 کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے پیتا  
 پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا باقی تفصیل  
 بری کتابوں میں ہے \* بعد ولی کے خاوند عورت کا \* بعد خاوند  
 کے ہمشایہ \* لیکن میت کے ماب کے ہوتے چاہیے کہ پیتا  
 میت کا امامت کرے \* مگر جو باپ جاہل ہو اور پیتا عالم ہو



کہ جنازے کو حرکت اور اظہارِ اُتار پینچے \* پھسوتے \* پچوٹکا جازہ  
 ایک شخص رہنے \* تھوڑے پر لیجائے \* دیکھتے چلتا جازہ کے ہنر  
 ہی \* اور آگے چلتا بھی جازہ ہی مگر بہت آگے \* پچھتے چلتا مگر وہ  
 رہی \* وہی بائیں طرف جنازے کے چلیں \* بلکہ آگے چلیں بائیں  
 قربت قریب \* سوار چلتا جازہ کے آگے آگے دور دورا سفید  
 کہ اسکے گرد و غبار کسی پر نہ پڑے جازہ ہی \* سوار ہو کر جازہ کے  
 ساتھ ساتھ چلتا مگر وہ ہی \* جازہ کے کو موتہ ہوں اور مگر دن ہر  
 وصال کر لپٹا کر وہ ہی جیسے کہ کسی خانہ پر وال کر لپٹا کر وہ ہی  
 جنازہ دیکھ کر جنازہ کے لئے کھڑا ہوتا منع ہی \* مگر جو راہ دیکھے اسکے  
 ساتھ چلتے کا نور دست ہی \* ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پہنچنے کی  
 آگاہی میں ہوں اُسکو دیکھ کر کہ آتے ہیں جب تک کہ اُسے زمین پر نہ کہہ  
 سکیں \* ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ جائے تو جب تک کہ  
 جنازہ کو گاندھوق سے زمین پر نہ کہہ دیں اسکے ساتھ والے  
 نہ بیتے ہیں \* بغیر ہر تھے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلتا جانا منع  
 ہی \* جنازہ کی نماز پر ہر ہر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا اور  
 ہی \* مگر جو اسکے چلے میں آجکاد و حشت ہو تو انکی رعایت کرنی

مناسب ہی \* جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں  
خدا کا خوف لحاظ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو  
یاد کرنے غمناک صورتیں بنائے دیوں میں گناہوں سے توبہ کرنے  
ہوئے چلیں \* اور دنیا کی باتیں کرتے ہیستے ہوئے چلیں \* بلکہ  
بیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نہ کریں \* جنازے کے ساتھ  
چلے ہوئے کلمہ یاد رو و یا قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الہی بدکار گھر  
پر آہنا مکہ وہ تخریبی ہی جیسے کہ عادت ہے کہ اس زمانے میں عوام  
اللباس کی ہی \* بیشرا آدمی اس مسئلے سے بخبر اور غافل نہیں  
ہوتا کہ عوام کو اسے باز رکھیں \* لیکن اگر چاہیں تو دل  
میں بر آہیں \* عورتوں کا نکلیا جنازے کے ساتھ درست  
نہیں ہی \* اگر نکلیں تو منع کیا جائے \* اس لیے کہ جب عورتیں  
ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلیے کا قبر دیکھ لیں تو ان کی اور فرشتوں کی  
لعنت میں آتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے انہیں  
شیطان گھیرے ہیں جب کہ قبر دیکھنے پاس پہنچیں تو ان پر  
مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے پھرتی ہیں تو پھر  
لعنت میں آتی ہیں اور ان کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہی مسلمانوں میں \* مانتا

آئی ہے اسنے اسقدر رجوڑی کہ مردہ اُس میں بخوبی چھا جائے اور کہہ دے  
 جائے اُسکو بھی ہندوستان میں لکھتے ہیں \* اور وہ جو اسے ادھر  
 نہ ہی اُسکو حوضہ کہتے ہیں \* ہر قبر بھی گہری ایک قد آدم زاد  
 یا سب سے تک چنانچہ مٹاؤم ہو چکا ہے اور اس صورت میں بھی  
 اول صورت کی سی لکھ لکھیں \* ہر دو نوں قسم صدوقی کہلاتی  
 ہیں پھر اس میں مردے کو لا کر رکھیں \* پھر تختے یا لکڑیاں یا پل  
 یا ایسے جس جگہ جو ایک ایک بالشت نہ ہیں چھوڑ دی نہیں  
 اُس جگہ پر رکھ کر چھت بنا دیں \* پھر اُس پر ہی قال کے قبر  
 بنا دیں اُس تک میں اس زمانے میں بھی اخیر قسم قبر مردج  
 ہی \* اور پھر نا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی  
 \* اگر قدرے زیادہ ہو جائے تو ضابطہ نہیں ہی \* قبر کو مربع  
 لچکو کو نہ بنائیں بلکہ اوپر سے دھواں مٹاں کو اُن شر کے ہونے \*  
 مردے کو جسقدر لوگ بخوبی قبر میں اُتار سکیں اُتار دیں اس میں  
 کچھ عہد معین شرط نہیں ہی \* لیکن چاہئے کہ اُتار دینے والے قوی  
 ہوں کہ اُسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر میں رکھیں \* عورت  
 کو قبر میں اُسکے محارم اُتار دیں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر ہر

مناسب ہی \* جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں  
خدا کا خوف لگایا کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو  
یاد کرنے غمناک عورتیں بنائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرتے  
ہوئے چلیں \* اور دنیا کی باتیں کرتے سنتے ہوئے نکلیں \* بلکہ  
بیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نہ کریں \* جنازے کے ساتھ  
چلتے ہوئے کلمہ باد و و با قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الہی بکا رکھ  
ہر تھنا کر وہ خیر ہی ہی جیسے کہ حادثہ پر تھنے کی اس زمانے میں عوام  
المناس کی ہی \* بیشتر آدمی اس مسئلے سے بیخبر اور غافل ہیں  
علما کو چاہیے کہ عوام کو اس سے باز رکھیں \* لیکن اگر چاہیں تو دل  
میں پڑھیں \* عورتوں کو نکالنا جنازے کے ساتھ درست  
نہیں ہی \* اگر نکالیں تو منع کیجائیں \* اس لیے کہ جب عورتیں  
ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبر دیکھ لیں تو خدا کی اور فرشتوں کی  
لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکالیں تو ہر طرف سے انہیں  
شیطان گھیرتے ہیں جب کہ قبر دیکھ پاس پہنچیں تو ان پر  
مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے بھرتی ہیں تو پھر  
لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہی مستملی میں \* مآتم

آئی ہیں۔ اسی لئے کہ مرڈہ اُس میں بھجوانے اور کھود دینے  
 جانے اور کھود بھی ہندوستان میں لکھتے ہیں \* اور وہ جو اسے ادھر  
 نہ لے آسکا وہ ختمہ کہتے ہیں \* یہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو  
 یا سینے تک چنانچہ مٹاؤں آؤ چکاہی اور اس صورت میں بھی  
 اول صورت کی سی لکھتے ہیں \* یہ دووں قسم ختمہ وقت کی کہلاتی  
 ہیں پھر اس میں مرڈے کو لا کر رکھیں \* پھر تختے یا گریباں یا نل  
 یا انیل جسل لکھ کر جو ایک ایک بالشت دسین چھوڑ دیں  
 اس جگہ پر رکھ کر چھت بنادیں \* پھر اُس پر مٹی دان کے قبر  
 بنا دیں اس ملک میں اس زمانے میں بھی اخیر قسم قبر مروج  
 ہے \* اور پھر کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک مسکت ہے  
 \* اگر قد بڑے ہو جائے تو مضائقہ نہیں ہے \* قبر کو مربع  
 پلو کوڑہ پٹاں بلکہ اوپر سے پٹھاواں مٹی کو ان شرکے ہونے \*  
 مرڈے کو جسد و لوگ لکھوانی قبر میں اتار سکایں انار میں بلکہ  
 کچھ عہد میں شریط نہیں ہے \* لیکن بچا ہونے کے انار سے والے قوی  
 ہوں کہ اُسکو آدم اور آہستگی سے لا کر قریں رکھیں \* عورت  
 کو قبر میں اُسکے محارم انار میں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہ

یہاں تک کہ قریب کے ہوتے، بعید نہ آتا دے مگر جو ضرورت ہو تو  
 بعید کے آتا ہے میں بھی مضامین میں ہی علیٰ ہذا القیاس جب  
 تک کہ اقربانوں اجنبی نہ آتا دیں \* اگر اُس کے ابنوں میں کوئی  
 ہو تو ہمسایوں میں سے دیندار لوگ مرقی بدھے آتا دیں \* اگر یہ بھی  
 نہ ہو تو جوان صلواتیہذا پر ایبزر گار آتا دیں \* میت کے آتا  
 نے کے واسطے عورتوں کو قبر میں نہ آنے دیں \* اسیلے کہ نبی علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں اور کافر کا قبر میں داخل ہونا منع فرمایا  
 ہی \* جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہ پڑھیں بسم اللہ وعلیٰ سلمۃ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم جب میت  
 کو قبر میں رکھ چکیں تو گرہیں کفن کی کھول دیں \* منہ دکھانا  
 میت کا قبر میں جائز ہی \* جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو  
 محسوس پر تین لب بھر بھرنے کے مرانے سے متی و الہا مستحب ہی  
 \* اول بار کے متی و آل نے میں یہ پڑھا چائے منها خلقناکم ودری  
 بار کے آل نے میں یہ پڑھا چائے و فیہا نعیدکم انیسری بار کے  
 و آل نے میں یہ پڑھا چائے و منها نخرجکم قارۃ اخری \* قبیلے کی  
 طہرنت سے قبر میں داخل کرنا مردے کا مستحب ہی \* مردے کے

ختمی جادو دیا کچھ کبر آئے تھے نا قبر میں مگر وہ ہی \* اگر کہیں زمین  
 بہت نرم ہو یا دیہاتی کہ قبر میں خلیے تو میت کو تابوت میں رکھ کر  
 بکرا تلہ دست ہی خواہ تابوت لومے گا یا پتھر کا یا لکڑی کا \*  
 پھر اگر تابوت میں گا رہی تو سنت اسی کہ اس میں مٹی کا فرش  
 لگا دیں اور اندر کی طرف بھی مٹی سے لیندہ بن \* دفن کرنے کے  
 چند مانی پھر کنا قبر پر مستحب اہی \* طور اسکا ہر ہن کہ پہلے سرانے  
 پہلے مایہ نشی بکٹ تھپائی کی ڈنڈ پر لین بار پھر تکا جائے \* پھر باسطوار  
 سے دوسری بائیں کو \* مٹی مٹی قبر کی ہو آتی ہی ابھر داتی جائے  
 زیادہ اور کم کرنا ہوتے مگر دوا اہی \* مگر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ  
 روایت اہی کہ اگر کچھ قبر دیے زیادہ ہو جائے تو بھی مضابطہ نہیں  
 \* دفن کے وقت جو دات کی قبر پر ہو کر کرنا مستحب اہی \* اور  
 مرد کی قبر پر نہیں جاتا ہے \* بچے رکھنا عورت کی قبر پر مرد کی  
 طرف سے مستحب اہی \* اور مرد کی قبر پر بچہ کی طرف سے  
 مستحب اہی \* اگر ختمی دیکھنے میں سپرد ایچ باقی رہ جائیں تو پھر کرنا  
 انکا مستحب اہی تاکہ نہ ہی مردے پر سنگرے \* کبھی ایسی ہیں مانی ہو گئے  
 پھر سے لحد سے منہ پر رکھنا مستحب اہی اور دوبار کھنے میں مضابطہ

ہی بعضوں نے کہا ہی مگر وہ بعضوں نے کہا ہی درست \*  
 کی ابتدا میں باضبوط لکڑیاں لحد کے منہ میں رکھنا مکروہ ہی بشرطیکہ  
 متصل میت کے ہوں \* جیسے کہ میت کے اوپر اوڑھ کر متصل  
 رکھنا اٹکا مکروہ ہی \* مگر جو کہیں کی زمین بہت نرم ہو یا درودوں  
 سے خوف و خطر ہو تو محافظت کے لیے میت سے زرا فرق سے  
 رکھنا درست ہی \* جیسے میت کے اوپر زرا فرق سے لٹکا رکھنا  
 درست ہی \* دفن کرنا میت کازات میں مکروہ نہیں ہی \*  
 لیکن دن میں بہتر ہی \* میت کا گارٹنا اس کو درختان میں بہتر ہی  
 مگر خشک یا صلیح اوڑھ رگ مدفون ہوں \* جب میت کو دفن کر  
 چکیں تو مستحب ہی کہ تھوڑی دیر تک وہاں قرآن مجید اوڑھا  
 وادیاں پڑھتے رہیں اور پڑھتے کا جواب اُسکی روح کو بخشیں  
 اور اُسکی حق میں مغفرت اور نابت قدم دینا جواب سوال  
 میں مہرے درخواست کرنے میں نہایت ہی مستحب ہے کہ جس دیر میں  
 ایک اونت ذبح اور تقسیم کیا جاتا ہی بعد اچکے وہاں سے اُتھ  
 جائیں \* یا یہ طور سے امرا اور فعل نبی رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 جملہ آلہ و صحابہ و سلم کا یہ میت صحیح میں مقبول ہی \* اور یہ



سوال جواب کے وقت میت کے لیے موجب استیہامس کا  
 اور باعث دفعہ وحشت اور وحشت کا بھی ہوتا ہے \* چنانچہ  
 صحیح مسلم میں بعض اصحابوں نے منقول ہے بس اس سے معاف  
 اور وہ جو بچے بازار کی اس زمانے میں زکیم ہی کہ میت کو دس  
 کچے کے چالیس قدم سب چلے جاتے ہیں پھر وہ ان سے پوتہ کر  
 قبر پر آکر پھر رہتے ہیں بدعت منجانب سنت کے اور محض بدخواہی  
 میت کی ہی اس مسئلہ کو یاد رکھا جائیے \* قمر دیکھ جائے تو اسیکا  
 و رہتے کہ نا جائز ہی مگر وہی جیوہ دینا بھر ہی کہ جس کی  
 پڑھتی ہوئی قبر پر خدا کی رحمت بہت ہوتی ہے \* قبر کی بیکاری  
 کہ نام اور اپنی سے لیتا اور اس پر لکھنا اور عمارت بنانا موافق حدیث  
 شریف ہے اور نیز ایک محقق فقہاء کے بھی یہ مست مکر وہ  
 ہی ہے لیکن بعضی معتز کنابوں میں لکھا ہے کہ جو ایک کھادی کے  
 چھالی تین سو تین دوسٹ ہیں والذاتم بالمواسیہ \*  
 نوں دس شہید کے احکام میں \* جو مسلمان حافل \* بالغ \* پاک \* ناحق  
 مارا جائے اسکو دس کہ اس کے مرنے میں قصاص واجب ہو اگر یہ  
 کسی جہت سے پھر ماقط ہو جائے \* چنانچہ بیت کو باپ نے مار دیا

تو باس پر قصاص بہ سبب حق ابوتہ کے ساقط ہو گیا یا مٹاں ! سیکے  
 اور کوئی صورت ہو اور وہ مرثیہ بھی نہوا ہو \* مرثیہ کے معنی  
 انشاء اللہ تعالیٰ آگے معلوم ہو جائینگے \* یا اُس کو کسی طور سے  
 باغیوں یا حریوں یا رہزنوں نے مار ڈالا ہو یا باغیا گیا سمیت ان  
 سبکی نہ آئی ہیں اور اُس میں قتل کی کوئی نشانی موجود ہی اگر ہو نکلتا  
 خون کا ہو آنکھ اور کان سے یا نازے خون نکلتا نکلتا طعن سے تو ان سب کو  
 شہید کامل کہتے ہیں یہ حالت اُس کے کہ خون جما ہوا طعن سے  
 آتا ہو یا خون نکلتا ہو ناک سے یا حاضر و رہا یا شب یا ب کی جگہ سے  
 حکم شہید کامل تھا۔ یہ ہی کہ ہتھیار اور موزے اور جو چیز کہ  
 قابل کفن کے نہوا سکے بدن سے دور کریں \* اور بغیر غسل  
 کے دیتے ہی خون آلودہ کپڑوں سمیت نماز جنازے کی ہر حکم  
 گار دیں بشرطیکہ کپڑے اُس کے موافق کفن سنت کے ہوں یعنی  
 مرد کے لیے نین کپڑے عورت کے لیے پانچ کپڑے جناحہ معلوم  
 ہو چکا ہی \* پس اگر کفن مسنون سے کپڑے زیادہ ہوں تو  
 کم کر دیں اور جو کم ہوں تو زیادہ کر دیں تاکہ موافق کفن مسنون  
 کیے ہو جائیں \* حاکم بالغ پاک ہو یا شہید کامل کے حکم میں امام

اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط ہی \* بیس صبر \* مجنوں \*  
 وائیں \* نفساء \* جن \* اگر شہید ہو جائیں تو انکو غسل اور کفن  
 دیا جائے \* صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک ہر شرطیں نہیں  
 ہیں تو ایک نزدیک انسب کو بھی غسل اور کفن نہ دیا جائے بلکہ حکم  
 لہذا حکم شہید کامل کا ہی \* اگر باپ نے بیٹے کو مار دیا \* یا کسی  
 آدمی نے تنہا کبلا اور باپ نے قصاص اسکا منت بخشد یا پاؤں لگا  
 دیا لیکن تو بھی حکم شہید کامل کا جاری ہو گا اگرچہ قصاص مگیا \*  
 جو مسلمان کہ مفلوں یا یا گیا شہر میں یا دات میں ایسی جگہ کہ وہاں کے  
 مفلوں یا بچانے میں دیت واجب ہوتی ہی جیسے \* جامع مسجد  
 \* یا شارع عام یعنی راہ سب خاص و عام کی \* یا مارا گیا حد یا  
 قصاص یا تضرر میں \* یا کسی درندے نے بہارہ دالا \* یا زخمی ہو کر  
 مر نہا \* یعنی لڑائی ہو گئے کے بعد اسقدر جیا کہ اُسے کچھ کہہ دیا  
 \* یا پیا \* یا سو یا \* یا معالجہ کیا گیا اگرچہ تھوڑا ہو \* یا کچھ دیا کی  
 و صحت \* یا خرید فروخت کی یا بہت بانیں کیں \* یا وائیں خیرہ میں  
 آٹھ آبا \* یا اٹھایا گیا لڑائی میں سے اور اُسکو ہوش و حواس نہا پھر  
 وہاں میں مر گیا یا خیرے تک پہنچ کر \* یا ایک مکان سے اٹھ کر دوسرے

مکان کو چلا گیا اور گھسورتے تھوڑے غرہ سے اُسکے دینے کا کچھ توف  
 و حشر بھی سنا تو ان سب صورتوں میں غسل اور کنس دیا جائے  
 \* ان سب حرکتوں سے مرث ہوتا ہے بشرطیکہ لڑائی ہو چکنے کے  
 بعد یہ حرکتیں بائی جائیں \* اگر لڑائی ہو ز قایم تھی اور اُس سے  
 گھس جھکوت ان میں سے بائی گئی تو وہ موجب مرث ہونے  
 کی اور محل شہادت کا بار کی نہیں ہے \* پس غسل اور کنس دیا  
 جائے \* اگر کسی مسلمان نے جہاد میں قصد کیا کافر حربی کے مارنے کا  
 کسی حربے سے پس اتفاقاً وہ حربہ اُسکے اپنے ہی ملک گیا اور وہ  
 مر گیا تو اُسکو غسل اور کنس دیا جائے \* اور وہ شہید ہی آخرت  
 کے نواب بنے ہیں \* جیسے کہ مخبون یا نا یا لغ یا جب یا حایض  
 \* یا نقصا \* یا مرث \* یا وہ شخص کہ وہ اول سے ویکے مر گیا \* یا  
 بائی میں وہ بے \* یا آگ سے چلکر \* یا سفر میں \* یا علم دین کی  
 طلب میں \* یا جمیع کے دن یا شب میں \* یا ذات الحج کے  
 مرض سے یا پیت چلکر \* یا قبائے یا عودت و لاوت سے تو  
 یہ سب آخرت کے نواب بنے ہیں شہید ہیں اگرچہ غسل کنس  
 نہ ہو جائے گی \* انعام سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے بیس ملک شمار کیے

انہیں \* ذمہ میں فعلی مسائل صفر قہ میں \* کوئی مر جائے تو ایسے  
 اقربا کو چاہیے کہ اگر ہو سکے تو سو آدمیوں تک جنازے کے لیے جمع  
 کریں \* حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر سو آدمی جنازے کی  
 نماز پڑھیں اور وہ سب مردے کی شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ  
 انہیں شفاعت قبول کرنا ہی \* ایک کافر مرا اور اُس کے پیچھے  
 سے سو ایک مسلمان کے کوئی نہ تھا تو پھر نہ مسلمان اُس کا جنازہ پا کر  
 کبرے کی طرح دھوئے ایک کبرے میں بیٹ کر گرھا کہ وہ دے  
 گا تو دے \* اور کسی چیز میں اُس کے گار دے داب نے سے رعایت  
 سنت کی نکرے \* اور اگر اُس کے ہم مذہب ہو گئے حوالے کر دے تو بخیر  
 جائز ہی \* اگر اُس کے انہوں سے کوئی اور کافر بھی زندہ تھا تو اُس  
 مسلمان کو ہرگز نہ چاہیے کہ اُس کے گار دے کا سرا انجام کرنے بلکہ چھوڑ  
 دے \* کہ وہ کافر آپ ہی گار داب لیں \* اور اگر وہ مردہ ہو  
 معاذ اللہ اور اُس کے اپنوں سے سو اُس مسلمان کے کوئی نہ ہو تو اُس  
 مسلمان کو چاہیے کہ بے دھوئے بے کفن دے ایک گرھا کہ وہ دے  
 گئے کی طرح دبا دے تاکہ اُس کی لاش کے سترنے سے کسی کو اذیت  
 نہ ہوے اور جن کافروں کے مذہب میں مل گیا ہر اُن کے حوالے نہ کر دے

جو مسلمان مر جائے اور اُسکے اپنوں نے سو اچا فروغ کی کوئی نیت تو مسلمان نہ ہو۔  
 بجا ہے کہ اُسے کافر دیکے حوالے کر دیں بلکہ ابھی مسلمان نام نہ اُسکی  
 تجھیز تکفین کریں \* کوئی مر جائے اور کچھ مال اپنا بچھوڑے تو  
 کفن اُسکا اور مسلمانوں پر واجب ہے \* بیت المال میں سے مل  
 سکے تو بہر ہی والا اور مسلمانوں سے مانگ کے تجھیز تکفین  
 کیجائے \* اگر اُسکی تجھیز تکفین کچھ بچ رہے تو جس نے مانگا تھا  
 اُسی کے حوالے کر دیں اور جو مالک معلوم نہ ہو یا وہ نہ لے تو اور  
 کسی محتاج بیت کی تجھیز تکفین میں صرف کر دیں \* اگر کوئی  
 محتاج بیت ملے تو فقروں کو حیرات کر دیں یا اپنے ہی خرچ میں  
 لائیں اگر وہ خود محتاج ہوں تو \* مردے کو غسل دیکے کفن دیا  
 اور اُسکا کچھ بدن دھوئے سے بھول گئے پھر یاد آیا کہ کچھ  
 بدن دھونے سے رہ گیا ہے تو مردے کو کفن سے نکال کر وہ  
 جگہ اُسکی دھو کے پھر کفن دیں \* اور اگر نماز اسپر اُسی حالت  
 میں پڑھ لی ہی تو پھر نماز پڑھیں اور جو قبر میں رکھنے کے بعد  
 یاد آئے اور مٹی ہنوز اسپر نہ اُدی ہو تو باہر نکال کر وہ جگہ  
 اُسکی دھو کے پھر نماز پڑھ کے گاردیں اور اگر مٹی ڈال دی

مجھے نہیں تو بھڑکنا کچھ نہیں مگر غارتہ و زوالہ قہر پر نہیں بھائیوں  
 میں بھی ہوتی ہے اگر مردے کو ایسا غصہ ہو کہیں نہیں دیا اور مٹی  
 والے اپنے قبیلہ پر باد ہو ان کو اسی کو نکال کے غصہ میں کسی دیگر غارتہ  
 کے پھر گار دیں۔ اگر کسی دالے کے بعد یا زوالہ کچھ نہیں  
 بلکہ اسی حالت میں قہر و غارتہ ہیں اگر بہت کے جا کچھ کچھ  
 نہیں کسی کچھ آباد پنا یا کچھ اور مال ہٹا کر اور مٹی بھی اُس  
 دال دی ہو تو قہر کہوں کے اسکا مال نکال دینا چاہیے \*  
 مردے کو جو دفن کر کے ہو پھر کچھ نہ اسکا درست نہیں ہے بلکہ  
 راحلے جن انسان کے یا وہاں سبلاٹ کا پانی اسے پھر چاہو یا اور یا قبر  
 کو کاٹے لیے چاہو تو وہاں سے کچھ لے لیا جائے ہی \* یا کسی اور  
 ضرورت سے چاہو وہاں میں مضمون ہو باقی شخص سے کسی کے  
 یا میں چاہے پھر مالک زمین کا چاہے ہی چاہے اسکا نکال  
 والے چاہے قبر کو زمین کے برابر کر دے اگر مردہ خاک ہو گیا ہو  
 تو زمین کے مالک کو کہتی کرنا اور عمارت بنانا بھی وہاں درست  
 ہے اگر بعد دفن کر کے معام ہو اگر بہت رو بہ قیام چاہے  
 چاہیے وہاں نہیں مگر فون ہو یعنی معلوم ہو اگر قبیلے کو اسکا چاہے

کیا پایا تو اگر یہ سید کھا گیا ہی یہاں نہیں کر دیت پر ہی تو پھر کھولنا  
 قبر کا مدح ہی دیکھا ہی دیکھا ہی رہے ہیں \* اگر یہاں نہیں رہتی  
 والے سے پہلے معلوم ہو جائیں تو دوست کر لیں \* اگر میت کے  
 غسل کے لیے پانی میسر نہ ہو تو اسکا تہم کر اسے نماز جنازے کی  
 پڑھیں \* اگر میت کا تہم نہ ہو تو وہ پانی پھر غسل دہانی  
 میسر نہ ہو کہ غسل کے لیے کافی تھا تو اسکا غسل دے لیں مگر نماز  
 کے بعد ادا نہیں دے دو ورنہ میتیں بہت ایک میں ہی اغلاہ کریں ایک  
 میں ہی کریں \* اگر میت کی چادر ہائی نہ پانک نہ میں ہو مگر چادر ہائی  
 پانک ہو تو نماز جنازے کی بے احتیاطی دلاست ہی \* اور جو  
 چادر ہائی نہ پانک ہو تو اس میں احتیاط ہی \* اگر غسل کے پانور  
 کے نیچے کی جگہ پانک ہو اور وہ اپنی جوبیاں نکال کے اُسپر کھڑا  
 رہے نماز پڑھے تو دوست ہی \* ایسی ہی اگر جو بیاں اُسکی  
 قطعہ سے پانک ہوں اور وہ اُنکا پانور سے نکال کے اُسپر کھڑا  
 رہے نماز جنازہ پڑھے تو دوست ہی \* ایک کبر ہی اور  
 مرد و شہر ایک زندہ ایک مرد و زندہ جسکی ملک ہی اُسکی ہے  
 اگر وہ مرد ہی \* اگر وہ مرد ہی پانک ہی اور زندہ مرد کا وارث



پہنیں۔ پس پورا گرجان کی محافل میں آپ کے لیے منظر ہی اُسکے۔ جسے ہیں بد  
 تو یہی لے اور مردے کو متکا دفن کرے اور اگر بار کے لیے اُسے درکار ہو  
 ہی اور مذکورہ میں کچھ جانکا خطرہ نہیں تو مردے ہی کے کنس میں  
 کٹائے اور آپ نہ گناہ پر تھے \* بیسے کہ ایک میت کی ملک بانی  
 بقدر غسل کے تھا اور زندہ پینے کے لیے مضطرب ہی تو اُس بانی  
 کو پانی اور میت کا نیم کر کے غار جنازے کی برتھے \* اور اگر اپنی  
 طہارت کے لیے اُسے درکار ہی تو میت کے غسل میں  
 صرپ کرے اور آپ نیم سے غار جنازے کی برتھے \*  
 اگر پایا جائے مردہ وار حریب میں اور کچھ علامت کبر اسلام  
 کی اُس میں نہ ہو تو حکم کیا جائے اُسکے کفر پر \* اگر مٹرنے کی نماز کے  
 وقت جنازہ حاضر ہوا تو پتلے نماز مٹرنے کی پر ہیں پانچھ نماز  
 جنازے کے \* اگر عید کی نماز کی وقت حاضر ہو تو عید کی نماز بھی  
 مقیم کریں \* لیکن خطبہ عید کا بعد جنازے کے پر ہیں \* اگر شہر  
 مکہ میں میت کی جمعہ کے روز صبح کو ہو چکی ہو تو اُسے ہی وقت  
 دفن کر دیں جمعے کی نماز تک رکھا اُسکا سو اسٹے کہ میت سے آدھی  
 جمع ہو کر اُس وقت نماز جنازہ کی برتھیں مکر وہی \* اگر خواہ ہو کہ

میت کے دفن کرنے میں نماز جو رکعت کی فوت ہو جائے گی تو میت کی  
 نماز کے بعد دفن کریں \* جنازے کے ساتھ تھپکاٹا نفل پڑھتے ہیں  
 پھر ہی بستر طیکہ میت اُسکے پاس پڑھتے ہیں یا قریب سے ہو یا  
 غائب گھر میں مشہور بتلاح پاؤں تقویٰ ہو \* اگر پھر بائیں کتبتیں  
 ہوں تو نفل پڑھنا پھر ہی بستر طیکہ اور لوگ کافی ہوں اُسکے  
 دفن کرنے میں \* مزدوری دیکر جنازہ اُٹھو نا اور قبر کھدوانا  
 واجبیت ہی \* اور ایسے ہی غسل دینا بھی بعض کے  
 نزدیک جائز ہی \* لیکن اجرت لینا نسب امور پر ہر نہیں  
 ہی \* اگر میت کے سوا ایک ہی شخص ہو تو اسکا ان امور پر  
 اجرت لینا جائز نہیں ہی \* مزدورے کا کار ناما سنی جگہ سے گورستان  
 میں پھر ہی کہ جس جگہ برا ہو \* میت کو دفن کرنے کے لیے لیجانا  
 بعضے علماء کے نزدیک دو کو س تک بعض کے نزدیک دو منزل  
 تک بعض کے نزدیک تین منزل تک بھی جائز ہی \* اور جو  
 دفن کر جائے تو پھر اسکا اکھر بکرا اور جگہ لیجانا بے ضرورت  
 ہے مگر نہیں جائز ہی چنانچہ قبل اس کے بھی معلوم ہو چکا ہی \*  
 دفن کرنا میت کو اس گھر میں کہ جس میں مراد ہو مگر وہ ہی اس لیے

کہ ہر خاص بنیوں کے لیے ہفت ہجرتیں ایسی طہرہ جمع ہیں کہ کوئی  
 کشتی پر غرق ہونے اور قہر و قن کرنے کے لئے زمین پر دیکھ نہ ہو تو  
 اس کو غسل کفنی دیکر علیٰ غایت سسکی لے کر قبر کو دوساں ہیں۔ و ان وہیں  
 \* قرآن مجید پڑھنا قبر کے دامن جلاڑی ہے \* مرد و عورتیں چھ فائدہ  
 میں پہنچی رہو یا نہ ہو \* قبر پر پڑھنا سو یا پڑھنا کھڑا ہو یا جا کر ادا  
 پلٹنا کرنا گوارا ہے \* سب سے گھلا سس کا تئیں قبر پر سے گزرو  
 \* مگر ہو کھس کا تئیں راست ہے \* گوارا سلطان کی گزریاں  
 ادا کرنا سس کا تئیں گوارا ہے \* گرد شہان میں جو تئیں سمیت  
 چاہنا کر وہاں اگلا قبر میں اچھا ہے \* کہ سسندان میں ننگے پیر  
 چاہنا قبر سے ان کے لئے تئیں راست ہونا مستحب ہے \* اچھے واسطے  
 قبر کھود کر کھس کن بنا کر کھوادا مست ہے \* اچھا امید ہے کہ تئیں  
 مگر تئیں محققین بخیر طریقہ کرنا کھس مست کرے تئیں واسطے کہ ان کے  
 معلوم نہیں کہ کون تئیں میں مرے گا \* پہلے مرانے کی قبر میں  
 دو سرے کو دفن کرنا مست ہے جب تک کہ انہما خلیق تئیں ہو گیا ہو  
 یا پھر کی ضرورت ہے تو اس میں پہلے کی ہر تئیں ایک طرف جمع کر کے  
 دو سرے کو انہما گھلا دین کوئی جالما عودات ہر تئیں ہر تئیں

رگوتے اور اُسکے بدست میں جو زخم پہنچاؤں وہ زخم بھی تو اُسکا  
 بدست ہاں کو کہ سے جا بکد کر کے بچ نکالیں جب تک کہ خود ت  
 دھکار ہو شیار ہانگے مرد نہ تھے نہ بگاڑیں \* اگر خود ت غلے تو پھر  
 مرد کا بھی مضائقہ نہیں ہے \* اگر لڑا نہ خود ت کے بدست میں بچ  
 کر جائے اور خطیر ہو خود ت کے ہٹا کر ہو جانے کا تو کوئی خود ت  
 ہو شیار دھکار اُسکے بدست میں ہاں سے واپس لے کر کوئی نہ تو  
 خود ت اٹکات کات کے نکال لے \* کوئی خود ت جا ملے ہو رہے  
 ونسے مگر اُسکے بدست میں بچ کر کت کرنا تھا اور وہ اُسی  
 حالت میں دفن کی گئی پھر کسی کو خواب میں نظر آئی اور کہا کہ  
 میں نے قبر میں بچ جائی تو اُسکی قبر کھود کر دیکھا وہیت نہیں  
 ہی \* ایک کپڑے میں دو مردوں کو بنا کر لٹایا نہیں وہیت  
 ہی اگر خود ت ہو تو بھار کر آدھے میں ایک کو لیتیں آدھے  
 میں دوسرے کو اگر جو سب بدن کسی کا بچھے \* دو مردوں کو ایک  
 قبر میں گلدنا نہیں دیتے ہی \* اگر خود ت ہو بھگہ کی تو  
 دیکھا جائے کہ سب ایک سو جنس نہیں یعنی فقط مرد ہیں یا فقط  
 عورتیں ملا \* یا مختلف ہیں یعنی مرد عورتیں بالغ نابالغ جنس

بعض کل مشتبہ جمع ہائیں ہستیں اگر ایک جہتوں ہوں تو قبیلے کی د  
 طرف اسکو لگا کر رکھیں جو آفتاب میں افسان ہو پھر اسکی ہر  
 پہچھلے دو سرے کو اسکی قیاس سے اوڑا کر تخت ہوں تو قبیلے  
 کی طرف ہر دو باج کو لگا کر رکھیں \* اسکی پہچھلے آگے کو اسکی  
 پہچھلے دھنی (شکل) کو \* اسکی پہچھلے عورت کو \* آفتاب کو گھوڑوں  
 میں ہر ایک سے اوڑیاں میں مٹی کی منہ پر بادیں تاکہ جسم  
 سے آگے آگے آئیں \* زیارت کرنا قبروں کی مستحب  
 رہی \* قبیلے قبروں کے پاتوں جائے تو ہر پڑھنا سنت ہی \* السلام  
 علیکم دار قوم مومنین \* اوالا انشاء اللہ بکم لا یحقون \* اسماؤن  
 ما اللہ لی ولکم العاقبۃ \* جابجہ و حول اللہ علی احمد علیہ و علی  
 ۱۰ اوڑا صحابہ و سام جب جنت بقیع کو نشر یافت لیجائے دیکھے تو  
 اسکو برہمے تھے \* اوڑا مسجید ہی عورت یا سب پر آہستہ  
 حدیث مشہور سے ثابت ہے \* حدیث شریف میں آیا ہے  
 کہ جس شخص نے قبروں کے پاتوں عورت اخلاص کیا وہ مرتبہ برہم  
 اوڑا اسکا نواب مرد و نکو خشاں و یا جابجہ کا نواب آسکو مستعد  
 کہ جسے مردے دیاں ہو گئے تھے اگر مردے دیاں ملنا سو ہوئے تو

اُسکو ایک حصے کا سوا حصے کے قدر تو آبِ ملے گا \* قبر و گئے پاس  
 کھڑے ہو کے قبلہ کو منہ کر کے دعا پڑھنا مسح ہی \* بعضوں  
 نے کہا ہی کہ میت کی طرف کو منہ کر کے : پڑھے \* یہی قول  
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہی \* اور یہی حکم ہی رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف کا  
 بھی \* قبر کو چومنا اور اُس پر ہاتھ رکھنا منع ہی مگر بعضوں نے  
 کہا ہی جو مزار محیط انوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیدار  
 ہو تو اُسکو چومنا اور اُس پر ہاتھ رکھنا موجب سعادت کا ہی  
 \* زیارت کرنا قبر و گئے جمع کے دن بعد نماز جمعہ کے بہتر ہی \*  
 اور ہفتے کو سب میں آفتاب نکلنے تک \* اور پنجشنبہ کو اون  
 روز اور آخر روز میں \* دفن کرنے کے بعد یقین کریں \* اور اگر  
 کوئی گمراہ ہو سب بھی کیا جائے \* اس یقین میں اسطوریہ کہنا ہی  
 کہ اے فلاں بیٹے فلاں کے یاد کر اُس راہ کو جس راہ پر تھا  
 تو اور کہ \* رَضِيتُ يَا لَلَّهِ رَبَّا وَيَا لَاسْلَامٍ دِينَا وَبِحَمْدِ صَلَّي اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا \* یعنی راضی ہوا میں اللہ  
 سے رب ہونے میں اُسکے \* اور راضی ہوا میں اسلام سے دین

ہونے میں اُسکے \* اور راضی ہوا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آلہ  
 و اصحابہ و سلم سے پیغمبر ہونے میں اُسکے \* اگر میت کا نام معلوم  
 نہ ہو تو کہا جائے اسی بیتے حوا کے \* اور باقی ملتیں ذکر کی جائے \*  
 جس کسی سے سوال قبر میں نہیں ہونا ہی اُسکا ملتیں نہ کریں  
 \* کو اتنی اصح روایت کے بابوں سے سوال نہیں ہونا ہی  
 \* اور نہ مسلمانوں کے معصوم بچوں سے \* آگیا یا قبر پر منع ہی  
 \* پھولوں کے درخت یا سرگدائیس اما کچھ اور بے ہیزے کی  
 قسم سے قبر پر جانا پھر ہی کہ جب تک وہ نہ و بارہ نہ ہوا ہی  
 نہ اکی ٹاکر نہ ہی اور میت کو اُسکی تسبیح سے اُنسبت  
 ہوتی ہی \* بیعت نے اگر وصیت کی ہو کھچے یا ناشخص عہد  
 دے یا قبر میں اُٹا کر یا نماز جنازہ کی برکت تو یہ وصیت اُسکی  
 باطن ہی اور یہ حق اُسکے اُلیا کا ہی جس کو چاہیں کلمہ دین  
 یا خود آپ گریں \* مساند استفا کا \* ایک شخصیں ہر افراس  
 نمازیں اور واجب اور زورے مایہ مساں نہاد کے اور کفار بے  
 پیسو کے اور محمدے سہوے یا اور کوئی واجب \* سبب یا بعض  
 انکے اُسکے ذمے پر تھے کہ اُسے ادا نہیں کیے تھے یا ادا تو کیے تھے

لیکن نقصان کے لئے حد بھر اگر اُسے وصیت کی تھی کہ چھ بھر  
 بہ حقوق باقی ہیں میرے مال سے ان حقوق کا فدیہ دیجو \*  
 بس اگر ثلث مال کا اُس فدیہ کے لئے کافی ہو تو دیا جائے \*  
 اس طور سے کہ چھٹی اُس پر فرض نمازیں ہیں و مروتوں سمیت  
 فوراً ماہ رمضان کے روزے شمار کر کے ہر ایک کے  
 عوض میں دو دوسیر گہنوں یا قیسٹ انکی مجھا جو نکودہ میں  
 اور باقی حقوق کا حال جیلے کے بیان میں جو آگے آتا ہی  
 انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو گا \* اور اگر ثلث مال  
 میں کفایت نکرے تو پتا ہے کہ فدیہ پورا کرنے میں جیلہ کیا جائے  
 \* اور اگر ورثہ اپنی طرف سے پورا کر کے ادا کر دیں تو بھی جائز  
 ہی \* پھر اس صورت میں جیلہ کرنا مناسب نہیں ہی \* جیسے  
 کہ اگر میت نے وصیت کی ہو اور ورثہ اپنی طرف سے فدیہ  
 دیدیں تو درست ہی \* جیلہ یہ ہی کہ عمر اُسکی منب حساب  
 کی جائے پھر اُس میں سے ابتداً تولد سے باو غ تک کے ایام  
 نکال دالیں مثلاً بارہ برس \* اور جو عورت ہو تو نو برس \* پھر  
 ہر روز کی پانچ فرض نمازوں اور ایک نماز و تہ کی بدلے دو دوسیر



گہوں مقرر کریں \* بس ایک روز کے بارہ سیر ہوئے اور  
 ایک مہینے کے جالیس سیر کے من سے نو من اور ایک ہر من  
 کے ایک سی آٹھ من اور ایک ماہ رمضان کے روز دیکھ بدلے  
 ویرہ من بس پھر مجموعہ ایک سی ساڑھ نو من ہوئے اور  
 چاہے کہ بدلے سجدہ سہوہ اور کناوے ہیں کے یا مثل ایک اور  
 واجبات کے واجب الادا ہیں اور مدہ بسبب بشریت کے  
 قاصر ہما ہی فکر کر کے کہ مثلاً سجدہ پیر امور اسکے ذمے پر ہونگے  
 ہر ایک کے بدلے دو دسیر گہوں مگر کناوے ہیں کے بدلے  
 بیس سیر حساب کر کے اندازے سے اپنر زبادہ کر لیں پھر جتنی  
 کہ اُسکی ضرورت کی جائے اُنہی ہی گہوں اُسی حساب سے مقرر  
 کر کے قرآن مجید یا کوئی اور شی ذی قیمت اُنہی گہوں پر  
 ایک مسکین کے ہاتھ بیچ دیں \* اگر قرآن دینا منظور نہ ہو تو  
 اُسے ایک بخشاں والا اُسہی کو چھو دیں بس قرآن بیچنے  
 والے کے اُس مسکین پر کہنوں ثابت ہو جائیے پھر قرآن  
 بیچنے والا اس مسکین کو کہے کہ اس بیت کے ذمے پر جو اتنی  
 مدت کی افرص نمازیں اور واجب اور سجدہ سہوے اور بارہ

رمضان کے روزے اور گناہے یسوں کے اوڑھو آئیے بعضے  
 جہنم سے بچنے کے اور اسے واجب الادا ہیں اور اسے اُنسب  
 میں سے بعضے ادا کیے ہیں اور بعضے باقی ہیں یا سب ہی باقی  
 ہیں تو سب سے بچھکو وہ گہروں کے میرے تجھ پر ہیں اس مہبت کے  
 کہ جہنم کے فدیہ میں دے پھر وہ مسکین کے سینے قبول کیجے  
 \* پس اُمید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت ماب سے کہ اپنے  
 فضل اور کرم سے اُس مہبت کو مخلصی بخشے \* اچھا ہے کہ  
 جو مسلمان وفات ہو تو اسقاط اُسکی اسطو سے کی جائے \* پس  
 اگر وہ صاحب مال ہو تو اس کے مال میں سے دیں یا اگر وہ انہی  
 طرف سے ادا کر دیں تو بھی بہتر ہی والا یہ چاہ کر لیں اور اس  
 امر سے غافل نہ رہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع  
 والیہ \* گیارہویں فصل تعزیت میں \*

تعزیت کرنا مصیبت والو کی سنت ہی \* تعزیت کے  
 واسطے مصیبت والو کو تین روز تک بیٹھنا جائز ہی \* مگر ایک  
 روز باتھنا ادلی ہی \* تعزیت کے لیے بیٹھنا دروازے کے  
 آگے کر دہی \* دو مرتبہ تعزیت کرنی مکر وہ ہی \* موت کے

۱۔ غریب سے تین روز تک تعزیت اور ست ہفتی \* قتل و فتنہ کرنے  
 کے تعزیت نہیں ہوتی \* مگر جو اہل میت پر ہتھ عم  
 والہ ہو تو قبائ بھی مصافقہ نہیں ہوتی \* تعزیت کرنی میت  
 کے صاحبِ اقرار کے پاس یا کر مستحب ہی \* لیکن جو ان  
 عوارض سے پاس طامع ہی \* مگر جسے کہ اسکا ازروئی شرح پر  
 صحاب ہو تو اہلکار و دست ہی \* تعزیت کرنے والا اہل  
 تدبیر کو یوں کہے \* اَعْلَمُ اللّٰہُ اَحْرَکَ وَاَحْسَنَ وَاَکْثَرَ  
 لِیَدِیْکَ اِگُو میت غیر مکلف ہو یعنی متغیر یا مجبور اہلانو  
 اَوْ لِیَدِیْکَ کہے \* معنی اُسکے بہرہاں اہل عظیم دے اللہ تعالیٰ  
 سمجھ کر اور چلنے کرنے طریر اور بچنے مر دے تیرے پاس \* مستحب  
 اہل کو ایسے کلمات تعزیت میں کہے کہ اہل میت کے دل پر  
 صبر اور تسکین جسے طاقاں ہو \* اور مصافحہ بھی کرے اہل  
 تعزیت سے کہ بہر اُسکے دل کو تسکین بخشا ہی اور میت ہی  
 کہ اہل میت اکثر اوقات پر تھکا رہے \* لَا تَحُولُ وَلَا مَوْتَ إِلَّا  
 بِاَمْرِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مستحب ہی کہ تعزیت میں دوسرے کہے کہ  
 جیسے حضرت علیؑ علیہ السلام نے معاذ بن جبلؓ

یہودی اہل ایمان نے ان کے لئے ایک باغ بنانے کی عہدیت میں  
 فرمایا تھا اُس کا حاصل یہودی \* مال ہمارے اولاد ہمارے قبائل  
 ہمارے خیر کی اور بخششیں ہیں اور اُس کی عاریت میں ہمارے  
 پاس رہیں اور ان کے لئے باغ بنائے گئے ہیں ہم ان سے چند روز بھر لے سکتے  
 ہیں اور لے لیا گیا ہے ہمیں جس وقت کہ دین اُن سے یہ سب نعمتیں  
 ہمارے حق اُس کا شکر ہی اور سب کہ لیا ہے جو حق اُس کا صبر ہی اور  
 تجھ پر تیرا خدا کی بہر بخششوں سے اور اُس کی عاریتوں سے فائدہ  
 لیا تو نے اُس سے خوشی اور نیک حال میں بھر لے لیا خدا نے  
 اُسے تاکہ اُس سے بھگو جو غنیمت فرج ہو کہ چاہے ضائع کر دے گا اور  
 تیرے کو اگر غلام ہو گیا جائے کچھ جواب عہدیت میری کا تو خواہ  
 خواہ نہ ہو اور آجائے تو اُس کے بقایے میں عہدیت اپنی کو پس اند  
 دار ہو تو اہل ایمان کے وعدے کا \* یہاں تک تمام ہو چکی \* ہمیں  
 چاہیے مہمانوں کو کرنا ایسی کلمات غیرت میں کہیں ہر دے کی  
 برائیوں سے ذکر کرنا منع ہے اور پہلے کہ جب اُن کی برائی کوئی  
 ذکر کرتا ہی ہو فرشتہ قبر میں اُسے جھڑکی سے کہتا ہی کہ تو ایسا  
 نہ چاہے یا ہر کہے ہیں \* کافر کے واسطے بھی عہدیت کرنا اور عہدیت

ہی مکر اُسے یوں نگہے کہ بخشے اللہ تعالیٰ میرے مرد کو ہنگاموں کے لئے  
 کہ اللہ تعالیٰ اس کا عوض دے۔ تھمکو اور تمکو شمار میں کم کرے \*  
بارہویں فصل اہل مصیبت کے لیے طعام بھیجنے اور میت کے  
وہ صدقہ دینے میں \* مستحب ہی محکمہ وار و نکو اور ان اپنی کو  
 جو قرابت بعید رکھتے ہوں کہ طعام بکا کر مصیبت والوں کو  
 بھیجیں \* اگر اہل مصیبت طعام نکھائیں تو اور مسلمانوں کے نہیں  
 مستحب ہی کہ میت کر کے انکو طعام کھلائیں \* ضیافت  
لینا اہل مصیبت سے مکر وہ اور بدعت شنیع ہی جیسے عوام  
الماں اس زمانے میں لیسے ہیں خصوصاً صادقات میں کہ اگر اہل  
 مصیبت ضیافت نہ دے تو نہایت مطعون اور بدنام کرتے ہیں  
 \* اگر اہل مصیبت صاحب مقبرہ وہو اور اپنی زمین سے کچھ  
 خیرات کرے تاکہ میت کو نواب ہو جائے تو بہتر ہی \* مستحب ہی  
 کہ ولی میت کا اول شب کچھ تصدق موافق اپنے مقبرہ کے  
 کرے \* اور اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہیے کہ دو رکعت  
 نفل پڑھے کے نواب اسکا مردے کی روح کو بھیجے امید ہی کہ  
 اللہ تعالیٰ میت کو بخش دے گا \* اس نماز کی ہر رکعت میں پندرہ

الحمد کے دس دس بار آیت اگر بھی اور سو ذات الہا کہم  
 اللہ کا اثر پڑھنا ہی \* حدیث شریف میں آیا ہی کہ اول  
 شب میت پر بہت سخت ہونی میں بس رحم کرو تم اپنے  
 مردوں پر خیرات کرنے میں \* بچہ طعام یا کچا یا شیرینی میت  
 کے پیچھے قبر کو بھیجا مکروہ ہی \* شبنم عبد الحق دہلوی  
 رحمہ اللہ علیہ نے جامع البرکات میں لکھا ہی کہ کنات طالب  
 المومنین میں مذکور ہی کہ وہ جو اس زمانے کے آدمی  
 تکلفات کرنے میں مثلاً سیوم کو فرس، دھھانا فیر کچھ آکر ناچو شو  
 تقسیم کرنا اور ماتہ اسکے سب بدعت شنیع اور غیر جائز  
 ہی تو بہ بخشہ اللہ تعالیٰ اُنکو انکا مونہ سے اور عفو کرے \* اگر  
 تعزیت کرنے والا اہل مصیبت کو کہے کہ بری مصیبت پہنچی  
 تجھے، بعضوں نے کہا ہی کہ یہ کفر ہی \* بعضوں نے کہا ہی  
 کفر تو نہیں ہی لیکن خطا بری ہی \* بعضوں نے قوی اسکے  
 جواز پر دیا ہی \* اور اگر کہے جو کچھ کہ اسکی عمر سے کم  
 ہوئی ہی تیری عمر میں زیادہ ہو جو توحوت کفر کا ہی \* اگر کہے  
 عمر تیری زیادہ ہو جو یہ بھی خطا اور جہاں ہی جہاں مک

کلام: سنا شیخ عبداللہ الحق: ہاؤسی رحمۃ اللہ علیہ کو \* اگر نبوت  
 کے ماننے والے نہ ہوں تو یہ کون سا ہر مذہب کا اللہ ہے تو ایسا ہی کہ اللہ  
 تعالیٰ اس کو محمد ہیگا \* محمد ہی ہر ہی \* اللہم فاطر السموات  
 والارضین مالہ الغیب والشفاعة اتقوا عہد الیک فی ہذا  
 العیونۃ الدنیاء بتیۃ اشد ان لا الہ الا انت وتقد کمال  
 شریک لک وان محمد امینک ورسولک والک ان تکلیفی ان  
 نفسی تمیریمی الی الشر و تباعد من الخیر لا ینق الا بدخشتک  
 فاجعل لی عندک مہدا تو فیئینہ ایوم القیامت انک لا تفرک  
 فی لیمعاد اور بتیۃ الی ہر گون لے و امینک کی تھی کہ میرے  
 لئے ہے اللہ میرے ہستی اور لایطینے ہر سلم اللہ الرحمن الرحیم  
 لکھتے تھیں اور وہاں بتیۃ میری کا ایک شخص ملانے بہت  
 سخت ہے میرے وقت لایطینے کو و ہستی کی اگر میرے ہرے کے  
 ہند طینے اور ماننے ہر میرے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے تھیں  
 چنانچہ میں نے یہ بتیۃ کیا پھر اے جہنم میں لایطینے ثابت  
 کو نہ لکھا تو پوچھا کہ کیوں نہ کر کہ نہی اے کہا کہ جب مجھ کو میرے  
 کہہ دیا اور فرستے قذات کے آئے میرے ماننے اور لایطینے ہر

